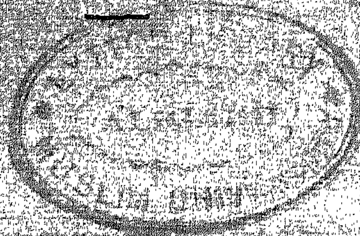
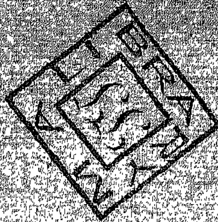
مثنوی ناسخ



حبیب اللہ خاں غضنفر ایم۔اے
(ریسرچ اسکالر الٰہ آباد یونیورسٹی)



الٰہ آباد
کتابستان
۱۹۳۱ء

مثنوی ناسخ

شیخ امام بخش ناسخ لکھنوي کی مثنوي، مشتمل بر
ذکر مولاد و مناقب، جو مدت سے کمیاب تھي
اب بمع ایک بسیط مقدمہ

نوشتہ

حبیب اللہ خاں غضنفر ایم۔ اے
(ریسرچ اسکالر الہ آباد یونیورسٹي)

بحلیہ طبع آراستہ شد

الہ آباد
کتابستان
۱۹۳۱ء

قیمت ۱۲ آنہ

فہرست ماخذ

ابن الراوندی - کتاب الخرایج والجرایح - بمبئی

باقر مجلسی - بحار الانوار ' - طہران

ایضاً حیات القلوب - نولکشور

ترمذی ' ابو عیسیٰ - سنن - احمدی میرٹھ سنہ ۱۲۸۲ھ

سلیمان القندوزی - ینابیع المودۃ - مصر

غضنفر - ناسخ (س م ا)

کشفی ترمذی - مناقب مرتضوی - مخطوطہ مقبوضہ

عالیجناب ضامن علی صاحب پروفیسر الہ آباد یونیورسٹی

الکلینی ' محمد بن یعقوب - اصول کافی - نولکشور -

مومن ' الشیخ الشبلنجی - نورابصار - مصر

ناسخ - کلیات مطبع مولائی لکھنو ۱۲۶۴ھ

ایضاً - ایضاً مخطوطہ مکتوبہ سنہ ۱۲۶۶ھ مقبوضہ

اسٹیٹ لائبریری رامپور

ہاشم البحرانی - مدینۃ المعاجز - مصر ۱۲۹۸ھ

عرض حال

میرا شوق اردو شعر و سخن سے کچھ نیا نہیں ہے - جب سے ہوش سنبھالا ہے اردو ادب سے ایک خاص دل چسپی رہی ہے ؛ جب میں نے یہ دیکھا کہ اس زمانہ کے اہل علم اس طرف متوجہ ہیں کہ اساتذہ سابق کے دواوین و کلیات کو بطرز جدید شائع کریں' میں نے کلیات ناسخ کو روشناس خلق کرنے کا ارادہ کیا - اور شیخ کے حالات جمع کرنے شروع کئے - اسی دوران میں مجھ کو یہ خیال پیدا ہوا کہ اردو مصنفین کی مفصل سوانح عمریاں نہیں ملتیں پس میں نے سلسلہ مصنفین اردو کی بنیاد ڈالنے کا قصد کر لیا' اور چونکہ شیخ مذکور کے متعلق کافی مواد جمع ہو گیا تھا لہذا انہی کی سوانح عمری کو اس سلسلہ کی اول کڑی قرار دیا - اس سلسلہ کا عنوان س م ا ہوگا -

یہ مثنوی کلیات ناسخ کی پہلی کڑی ہے - چونکہ مدت سے نایاب تھی اس غرض سے دواوین کی طباعت پر اس کو مقدم کیا گیا - اس مثنوی کے دو نسخے مجھے ملے ایک مخطوطہ' جو اسٹیٹ لائبریری رامپور میں موجود ہے' یہ نسخہ ۱۲۶۶ھ میں حافظ محمد بخش نے نواب سید احمد عباس صاحب خلف نواب سید حیدر حسین خاں صاحب کے واسطے لکھا تھا - ہر صفحہ میں تیرہ سطریں ہیں - خط بہت صاف اور واضح ہے - دوسرا نسخہ

مطبع مولائی کا چھپا ہوا، یہ نسخہ مصنف کے انتقال سے آٹھ سال کے بعد ۱۲۹۲ھ میں چھپا تھا -

مقدمہ میں اس امر کا اہتمام کیا گیا ہے کہ جن روایتوں کا شیخ نے ترجمہ کیا ہے وہ درج کر دی جائیں - مگر ترتیب مقدمہ کے وقت تک چند روایتیں نہ مل سکیں - اب چار روایتیں اور مل گئی ہیں جو درج ذیل ہیں :—

۲۹

عن الصادق عن آبائه عليهم السلام قال قال رسول الله، ان الله جعل لاخي علی بن ابی طالب فضائل لا يحصي عددها غيره، فمن ذكر فضيلة من فضائل مقرابها غفرالله له ما تقدم من ذنبه وما تاخر و لو و افي القيمة بذنوب الثقلين؛ و من كتب فضيلة من فضائل علي بن ابي طالب لم تزل الملئكة تستغفر له ما بقي لتلك الكتابة رسم، و من استمع الي فضيلة من فضائله غفرالله له الذنوب التي اكتسبها بالاستماع، و من نظر الي كتابة في فضائله غفر الله له الذنوب التي اكتسبها بالنظر، ثم قال رسول الله النظر الي علي بن ابي طالب عبادة، ولا يقبل ايمان عبد الا بولايته والبراءة من اعدائه*

۳۰

روزے حضرت رسالت پناہ... فرمود کہ اے گروہ مردم پیروی کنید آفتاب را، و چوں آفتاب پنہاں شود چنگ زنید

---

*بحار جلد ۹ صفحہ ۳۵۸

در ماه و آن را پیروی کنید، و چون ماه پنهان شود پیروی کنید زهره را، و چون زهره پنهان شود پیروی کنید دو ستارهٔ فرقدان را: چون از تفسیر این سخن سوال کردند، فرمود که منم آفتاب و علي...ماه است و فاطمه زهره است و حسن و حسین فرقدان اند...و با قرآن مقرون اند، و از یکدیگر جدا نمی شوند، تا در حوض کوثر بر من وارد شوند*

۳۳

عن ابي الا یسر الانصاري عن ابیه قال دخلت علي ام المومنین عایشة قال فقالت من قتل الخارجیة...... سمعت رسول الله صلي الله علیه و اله یقول یقتلهم خیر امتي من بعدي†

قال علي سمعت رسول الله یقول یخرج في آخر الزمان قوم احداث الا سنان سفهاء الاحلام قولهم من خیر اقوال البریة صلواتهم اکثر من صلواتکم‡

۳۴

سیکون بعدي في امتي هناة حتي یختلف السیف فیما بینهم و حتي یقتل بعضهم بعضا و حتي یتبرء بعضهم

---

*حیات القلوب جلد ۳ صفحه ۲۳۹ و ۲۳۷
†بحار جلد ۸ صفحه ۵۹۸
‡بحار جلد ۸ صفحه ۵۹۹

من بعض فاذا رايت ذلک فعليک...علي بن ابي طالب فاذا سلک الناس کلهم و اديا و سلک علي و اديا فاسلک وادي علي*

نوٹ:- جن روایتوں سے مقدمہ میں استشہاد کیا گیا ہے، کتب مذکورہ کے علاوہ اور کتابوں میں بھی ملتی ہیں؛ اس لئے یقینی طور سے نہیں معلوم ہو سکتا کہ شیخ کے پیش نظر کونسی کتابیں تھیں، یا صرف اپنی یاد داشت کی بنا پر اُنھوں نے ترجمہ کیا ہے، مگر جن کتابوں سے بھی اخذ کیا ہوگا ان میں بھی روایات کے الفاظ غالباً یہی ہونگے؛ چند روایتیں ایسی بھی ملی ہیں جو ترجمہ شیخ سے ملتی جلتی ہیں مگر کچھ کچھ مختلف بھی ہیں، اسی لئے درج نہیں کی گئیں -

غضنفر امروہوی

الہ آباد یونیورسٹی لائبریری

یکم جون سنہ ۱۹۳۱ع

---

*بحار جلد ۹ صفحہ ۳۴۸

باسمه و سبحانه

مقدمه مرتب

حالات مصنف*: دنیا میں کچھ لوگ بڑے گھرانوں میں پیدا ھوکر نامور ھوئے ھیں' ان کے متعلق جملہ حالات بہت تفصیل کے ساتھ معلوم ھو سکتے ھیں ؛ لیکن بعض لوگ اپنی سعی عمل سے نام پیدا کرتے ھیں' ان کے بہت سے حالات پردۂ خفا میں رہ جاتے ھیں؛ اسی وجہ سے شیخ امام بخش ناسخ کے ابتدائی حالات مفصل اور صحیح طور سے معلوم نہ ھو سکے - ان کی پیدایش کے وقت کس کو خیال تھا کہ یہہ مولود کسی دن فلک شاعری کا آفتاب ھوکر چمکیگا؛ لہذا کسی کو تاریخ ولادت یاد نہ رھی' غالباً بعہد شجاع الدولہ سنہ ۱۱۸۷ھ مطابق سنہ ۱۷۷۳ع کے لگ بھگ فیض آباد میں پیدا ھوئے - ان کے والد خدا بخش خیمہ دوزی کا پیشہ کرتے تھے بچپن وھیں گذرا' ورزش کا شوق ھوا تو ۱۲۹۷

---

*یہ جملہ حالات ناسخ "س م ا" سے ماخوذ ھیں - وہ کتاب عنقریب شائع ھونے والی ھے اختلافی مسائل میں اسی طرف رجوع کریں -

ڈنڈ پیلنے شروع کئے' اس زمانے میں فیض‌آباد میں ایک رئیس محمد تقی صاحب تھے' انھوں نے ان کو ملازم رکھہ لیا' اور لکھنؤ لے آئے؛ وہاں پر میر کاظم علی صاحب کی وصیت سے کافی روپیہ مل گیا' لکھنؤ محلہ ٹکسال میں بود و باش اختیار کی' اور مولوی وارث علی صاحب سے تعلیم حاصل کی' آغاز مشق شاعری میں محمد عیسی تنہا سے دوستانہ مشورہ کیا کرتے تھے ان سے تلمذ نہ تھا -

قمرالدین احمد ولد مرزا فخرالدین احمد المعروف بہ مرزا حاجی کی سرکار میں مرزا قتیل اور محمد صادق خاں اختر وغیرہ جمع تھے؛ ناسخ کی رسائی وہیں ہو گئی زبان کی تراش خراش کا چسکا بھی پڑا' اور شخصیت بھی بڑھگئی ۱۲۳۴ھ میں معتمدالدولہ مختارالملک ضیغم جنگ سید محمد صاحب المعروف بہ آغا میر' مسند وزارت پر متمکن ہوئے؛ انھوں نے میر اسد علی خاں کی سفارش پر' شیخ کے سو روپیہ ماہوار مقرر کر دئے - اگلے سال منتظم‌الدولہ نواب مہدی علی خاں نکالے گئے' شیخ نے ہجو لکھی' اور گریختہ سے تاریخ نکالی' لہذا سنہ ۱۲۴۳ھ میں جب نصیر الدین حیدر تخت سلطنت پر جلوہ افروز ہوئے' اور آغا میر موقوف ہوئے' ان کے ساتھہ شیخ کو بھی جلا وطن ہونا پڑا - یہہ زمانہ کانپور اور الہ‌آباد گذارا - سنہ ۱۲۴۸ھ میں جب حکیم مہدی دوبارہ معزول ہوئے' تو شیخ لکھنؤ تشریف لائے سنہ ۱۲۵۳ھ میں محمد علی شاہ نے عنان حکومت اپنے ہاتھہ میں لے کر قلمدان وزارت حکیم مہدی کو سپرد کیا

اس وقت شیخ نے پھر پیارے وطن کو خیر باد کہا ' مگر چند ماہ بعد حکیم مذکور رھگرائے عالم باقی ھوئے ' اور شیخ نے وطن کو مراجعت کی ؛ اس مرتبہ محمد علی شاہ نے سو روپیہ ماھوار مقرر کر دیا ' مگر کچھہ زیادہ عرصہ نہ گذرا تھا ' کہ سنہ ۱۲۵۴ھ مطابق سنہ ۱۸۳۸ع میں داعی اجل کو لبیک کہا ' اور یہہ چہکتا ھوا بلبل ھمیشہ کے لئے خاموش ھو گیا -

تاریخ مثنوی :—ناسخ کو تاریخ گوئی میں یدطولی حاصل تھا ' اور انھوں نے متعدد نادر مادے نکالے ھیں ' ھر دیوان کا تاریخی نام ھے - دوسری مثنوی کا نام نظم سراج تاریخی ھے ' مگر نہیں معلوم یہہ مثنوی اس شرف سے کیوں محروم رھی ' نہ تاریخی نام ھے ' نہ کوئی قطعہ تاریخ ھے - اس کی تخمینی تاریخ متعین کرنے کے لئے ناسخ کی زندگی کو حسب ذیل دوروں میں تقسیم کیا جا سکتا ھے :

(۱) قبل از سنہ ۱۲۳۲ھ جس زمانہ میں ناسخ کی زبان وھی تھی ' جو مصحفی و جرات کی ھے -

(۲) سنہ ۱۲۳۲ھ تا سنہ ۱۲۴۳ھ اس زمانہ کی زبان بہت صاف ھے ' مگر غزلیات لکھنے سے فرصت نہ ملتی تھی ؛ اس کی شہادت یہہ ھے ' کہ پہلا دیوان جو سنہ ۱۲۳۲ھ میں مرتب ھوا تھا ' سنہ ۱۲۳۸ھ میں دونا ھو گیا ' اور مطبوعہ نسخوں میں تگنا ھے -

(۳) سنہ ۱۲۴۳ھ لغایۃ سنہ ۱۲۴۸ھ، زمانہ جلا وطنی اول - پریشانی بہت تھی، مگر پھر بھی غزلیں بہت لکھیں-

(۴) سنہ ۱۲۴۸ھ تا سنہ ۱۲۵۴ھ، اس دور کی بیشتر غزلیں ناتمام ہیں؛ اس سے خیال ہوتا ہے، کہ اس طرف توجہ کم تھی؛ عہد پیری میں سرمایہ آخرت جمع کرنے کا خیال ہوا، لہذا یہہ دونوں مثنویاں نظم کیں - نظم سراج سنہ ۱۲۵۴ھ میں تمام ہوئی، مگر اس کی تصنیف میں کم از کم تین سال صرف ہوئے ہونگے؛ لہذا اس کا سال آغاز سنہ ۱۲۵۱ھ ہے اور یہہ مثنوی اس سے مقدم ہے، لہذا سنہ ۱۲۵۰ھ کے لگ بھگ تصنیف ہوئی -

مثنوی پر رائے:—یہہ مثنوی سنہ ۱۲۶۲ھ میں، کلیات ناسخ میں، دواوین کے ساتھہ شایع ہوئی تھی، صفحہ ۳۶۹ سے ۴۰۰ تک حاشیہ پر، اور صفحہ ۴۰۱، ۴۰۲ کے متن و حاشیہ پر، - اس میں ۷۰۰ شعر ہیں، زبان صاف و شستہ ہے، بندشیں پختہ ہیں؛ اس میں متفرق روایات کا ترجمہ نظم کیا ہے - ترجمہ صاف سلیس با محاورہ ہے، بندشوں کی پختگی، اور ترکیبوں کی دلاویزی ہر جگہ موجود ہے، - لفظی صنعتیں، جو طرز لکھنؤ کی جان سمجھی جاتی ہیں؛ اور آج کل بنظر حقارت دیکھی جاتی ہیں، اس میں بالکل نہیں ہیں - لہذا ان احسن الشعر اکذبہ کے قائل کو، اس میں شعریت نہ ملیگی - مگر جو لوگ

واقعات و حقائق کو دلکش ادائگي کے ساتھہ دیکھنا چاھیں ' ان کو اس میں شعریت کا انبار ملتا ھے - یہہ ضرور ھے کہ جنہوں نے مثنوي کے لئے مدح شاہ ' اور تعریف سخن کو ضروري قرار دیا ھے ' ان کو یہہ مثنوي نا تمام معلوم ھو ' مگر صرف اشعار کے حسن و قبح پر نظر کرنے والے ' اس مثنوي کو ایک اعلی قسم کي نظم ماننے پر مجبور ھیں - جو لوگ وجہ تالیف کو اول میں پڑھنے کے عادي ھیں ' وہ اس کو غیر مرتب کہہ سکتے ھیں؛ مگر جو خیرالکلام ماقل و دل کے لطف سے واقف ھیں ' وہ سمجھتے ھیں کہ شیخ نے اپني مثنوي کي وجہ تصنیف ' اور اعتذار کو ایک جگہ لکھا ھے ؛ یعني آخر میں موجود ھے ' کہ مناقب بیان کرنے پر ثواب ملتا ھے ' لہذا یہہ وجہ تصنیف ' - اور یہہ کہنا ' کہ ان کے مناقب ان کے سوا ' کوئي دوسرا بیان نہیں کر سکتا ؛ لہذا یہہ اعتذار ھے ' اور اسي کو بلاغت کہتے ھیں -

ناسخ نے حسب عادت ' اس مثنوي میں بھي ' عربي کے ثقیل الفاظ استعمال کئے ھیں ' جن سے اجتناب لازم تھا ' مثلاً مُکبِّ - تشکیک - مسترشد - تمہید - لحم - شحم - فرع - اصل - ھیجا - منحنی - کتاب بمعني لکھنا - نم بمعني بحور - طري - مرتاض وغیرہ ؛ اور اس میں بعض لفظوں کو غلط بھي استعمال کیا ھے ' مثلاً موج کو بمعني امواج لکھا ھے -

روایات کا ترجمہ بہت صاف اور صحیح ھے ' میں ان روایات کو یہاں پر درج کئے دیتا ھوں ' کیونکہ ناسخ کا ترجمہ کافي ھے ' لہذا طوالت بیجا کے خوف سے اپنا ترجمہ حذف کرتا

هوں - مثنوي میں چوالیس عنوان هیں شروع نمبر ایک و دو میں حمد و نعت هے لهذا نمبر ۳ سے شروع کرتا هوں -

۳

ولد بمکة، في بیت الحرام، في یوم الجمعة، لثلث عشرة لیلة خلت من رجب*

مناقب کا اپني طرف سے اضافه کیا هے -

۴

عن ابي ذروة قال، سمعت رسول الله، وهو یقول، خلقت انا وعلي بن ابي طالب، من نور واحد، نسبح الله یمیلة العرش، قبل ان خلق آدم بالفي عام؛ فلما ان خلق الله آدم، جعل ذالک النور في صلبه؛ و لقد سکن الجنة، و نحن في صلبه؛ و لقد هم بالخطیئة، و نحن في صلبه؛ و لقد رکب نوح في السفینة، و نحن في صلبه؛ و قذف ابراهیم في النار، و نحن في صلبه؛......فقسمنا بنصفین، فجعلني في صلب عبدالله وجعل علیا في صلب ابي طالب†

نور پاک کو ان کي رهائي کا سبب قرار دینا حسن تعلیل هے اور آخري شعر اضافه هے -

۵

عن الفضل بن الربیع......قال رسول الله......ان جبرئیل هبط علي في وقت الزوال، فقال لي...... و نجا من تولي علیا،

---

*بحارالانوار جلد ۹ صفحه ۳ -

†بحارالانوار جلد ۹ صفحه ۸ -

وزیرک في حیوتک ، و وصیک عند و فاتک ، بعلي ..... ان الله جعلک سید الانبیاء ، وجعل علیاً سید الاوصیاء ، و خیرهم ؛ وجعل الائمة من ذریتکما الي ان یرث الارض و من علیها ؛ فسجد علي وجعل یقبل الارض شکراً لله*

۹

عن انس بن مالک قال ، رکب رسول الله ذات یوم ، بغلته ؛ فانطلق الي جبل آل فلان ، وقال یا انس خذ البغلة ، و انطلق الي موضع کذا وکذا ، تجد علیاً جالسا ، یسبح بالحصا ، فاقراه مني السلام ، و احمله علي البغلة ، و أت به اليّ ؛ قال انس فذهبت ، فوجدت علیاً ، کما قال رسول الله ؛ فحملت علي البغلة ، فاتیت به الیه ، فلما ان بصر برسول الله ؛ قال السلام علیک یا رسول الله ، قال و علیک السلام یا ابا الحسن ! اجلس ، فان هذا موضع ، قد جلس فیه سبعون نبیا مرسلا ، ما جلس فیه من الانبیاء احد ، الا و انا خیر منه ؛ و قد جلس في موضع کل نبي اخ له ، ما جلس من الاخوة احد ، الا و انت خیر منه ؛ قال انس ، فنظرت الي سحابة ، قد اظللتهما ، و دنت من رؤسهما ؛ فمد النبي یده الي السحابة ، فتناول عنقود عنب ، فجعله بینه وبین علي ، وقال ، کل یا اخي فهذه هدیة من الله اليّ ، ثم الیک ؛ قال انس ، فقلت یا رسول الله ! علي اخوک ؟ قال ، نعم ، علي اخي†

---

*بحار الانوار جلد ۹ صفحه ۷ -

†بحار الانوار جلد ۹ صفحه ۸ -

عن جابر بن عبدالله الانصاري، قال، قال رسول الله ...... فاني خلقت انا، و انت من طينة و احدة، ففضلت منها فضلة، فخلق منها شيعتنا؛ فاذا كان يوم القيمة، دعى الناس بامهاتهم، الا شيعتک؛ فانهم يدعون باسماء آبائهم، لطيب مولدهم*

عن علي، قال، قال رسول الله، يا علي؛ خلق الناس من شجر شتي، و خلقت انا و انت من شجرة و احدة، انا اصلها، و انت فر عها، والحسن والحسين اغصا نها، و شيعتنا ورقها، فمن تعلق بغصن من اغصانها، ادخله الله الجنة†

۷

قال ابو عبدالله عليه السلام، ان فاطمة بنت اسد جاءت الي ابي طالب، لتبشره بمولد النبي صلي الله عليه و آله، فقال ابو طالب اصبري سبتا، ابشرک بمثله الا النبوة‡

۸

قال جابر بن عبدالله الا نصاري، سالت رسول الله عن ميلاد اميرالمومنين علي بن ابي طالب؛ فقال آه آه لقد سالتني عن خير مولود، ولد بعدي علي سنة المسيح......

---

*بحارالانوار جلد ۹ صفحه ۲، ۷ -

†بحارالانوار جلد ۹ صفحه ۲ -

‡اصول كافي صفحه ۲۸۷، بحار جلد ۹ صفحه ۳ -

و من قبل ان وقع علي في بطن امه، كان في زمانه رجل عابد راهب، يقال له المثرم بن وعيب بن الشيقبام، و كان مذكورا في العبادة، قد عبدالله ماءة و تسعين سنة، ولم يساله حاجة، فسال ربه ان يريه و لياً له، فبعث الله تبارك و تعالي بابي طالب اليه، فلما ان بصر به المثرم، قام اليه، فقبل راسه، و اجلسه بين يديه، فقال من انت يرحمك الله؟ قال رجل من تهامة، فقال من اي تهامة؟ قال من مكة قال ممن؟ قال من عبد مناف، قال من اي عبد مناف؟ قال من بني هاشم، فوثب اليه الراهب، و قبل راسه ثانيا، و قال الحمد لله الذي اعطاني مسئلتي، ولم يمتني حتي اراني وليه، ثم قال ابشر يا هذا فان العلي الا علي قد الهمني الهاما..... ولد يخرج من صلبك، فهو ولي الله تبارك اسمه و تعالي ذكره، و هو امام المتقين، و وصي رسول رب العلمين، فان ادركت ذلك الولد، فاقراه مني السلام وقل له، ان المثرم يقرء عليك السلام: وهو يشهد، ان لا اله الا الله وحده لا شريك له، و ان محمداً عبده و رسوله، و انك وصيه حقا: بمحمد يتم النبوة، و بك يتم الوصية، قال، فبكي ابوطالب، وقال له ما اسم هذا المولود، قال اسمه علي، فقال ابوطالب اني لا اعلم حقيقة ما تقوله، الا ببرهان بين، و دلالة واضحة، قال المثرم، فما تريد ان اسال الله لك، ان يعطيك في مكانك، مايكون دلالة لك، قال ابوطالب، اريد طعاما من الجنة، في وقتي هذ: فدعا الراهب بذلك فما

استتمّ دعاءه، حتي اتي بطبق عليه، من فاكهة الجنة، رطبة، وعنبة، و رمّان، فتناول ابوطالب منه رمانة؛ و نهض فرحا من ساعته حتي رجع الي منزله، فاكلها، فتحولت ماء في صلبه -

٩

فجامع فاطمة بنت اسد فحملت بعليّ، و ارتجت الارض و زلزلت بهم اياما، حتي تعبت قريش من ذلك شدة، و فزعوا وقالوا قوموا بالهتكم الي ذروة ابي قبيس، حتي نسالهم ان يسكنوا ما نزل بكم و حل بسيا حتكم فاجتمعوا علي ذروة جبل ابي قبيس، فجعل يرتج ار تجاجا، حتي تد كدت بهم صنم الصخور، و تنا ثرت، و تساقطت الالهة علي وجهها، فلما بصروا بذلك؛ قالوا لا طاقة لنا بما حل بنا، فصعد ابوطالب الجبل، وهو غير مكترث بما هم فيه، فقال ايها الناس ان الله تبارك و تعالي، قد احدث في هذه الليلة حادثة، و خلق فيها خلقا، ان لم تطيعوه، ولم تقروا بولايته، و تشهدوا بامامته، لم يسكن ما بكم، ولا يكون لكم بتهامة مسكن؛ فقالو يا اباطالب! انا نقول بمقالتك، فبكي ابوطالب، ورفع يده الي الله عزوجل، وقال الهي سيدي اسالك بالمحمدية المحمودية، والعلوية العالية وبا فاطمية البيضاء، الا تفضلت علي تهامة بالرافة والرحمة، فوالذي خلق الجنة و برا النسمة، لقد، كانت العرب تكتب هذه الكلمات

فتدعوا بها عند شدائدها في الجاهلية، وهي لا تعلمها ولا تعرف حقيقتها -

١٠

فلما كانت الليلة التي ولد امير المومنين فيها، اشرقت السماء بضيائها، و تضاعف نور نجومها، ..... و خرج ابوطالب...... ويقول، يا ايها الناس! تمت حجة الله ..... فقد ظهر في هذه الليلة ولي من اولياء الله، يكمل الله فيه خصال الخير، و يختم به الوصيين، وهو امام المتقين، وناصر الدين، وقامع المشركين، وغيظا للمنافقين، و زين العابدين، و وصي رسول رب العلمين، امام هدى، ونجم علي، و مفتاح دجى، و مبيد الشرك والشبهات، وهو نفس اليقين، ..... فلما اصبح غاب عن قومه اربعين صباحاً، قال جابر، فقلت يا رسول الله! الي اين غاب؟ قال انه مضى يطلب المثرم كان، وقد مات في جبل اللكام، ..... وجد المثرم ميتا جسدا ملفوفة مدرعة مستقحي بها الي قبلته؛ فاذا هناك حيتان، احداهما بيضاء، والاخرى سوداء، و هما يدفعان عنه الاذي؛ فلما بصرتا بابي طالب، غربتا في الكهف؛ و دخل ابوطالب اليه، فقال السلام عليك يا ولي الله!..... فاحيا الله تبارك و تعالي بقدرته المثرم؛ فقام قايما يمسح وجهه وهو يقول اشهد ان لا اله الاالله وحده لاشريك له، و ان محمداً عبده و رسوله، و ان علياً ولي الله؛ فقال ابوطالب ابشر فان علياً فقد طلع الي الارض، فقال ما كانت علامة الليلة الّتي طلع فيها؛ قال ابوطالب لما مضى من الليل

الثلث ، اخذت فاطمة مايا خذالنساء عند الولادة، فقلت لها مالك يا سيدةالنساء ، قالت اني اجد وهجا ، فقرات عليها الاسم الذي فيه النجاة، فسكنت، فقلت لها اني انهض، فاتيك بنسوة من صواحبك ، يعنك علي امرك في هذه الليلة؛ فقالت رايك يا ابا طالب فلما قمت لذلك ، اذا انا هاتف هتف من زاوية البيت، وهو يقول، امسك يا اباطالب ! فان ولي الله لا تمسه يد نجسة، واذا انا با ربع نسوة يدخلن عليها وعليهن ثياب كهيئةالحرير الا بيض، واذا رايحتهن اطيب من المسك الا ذفر؛ فقلن لها السلام عليك يا ولي الله فاجا بتهن...... فلما ولد انتهيت اليه، فاذا هو كالشمس الطالعة...... وهو يقول ، اشهدان لااله الاالله ، وان محمدا رسول الله ، واشهد ان علياً وصي رسول الله؛ وبمحمد يختم الله النبوة، وبي يتم الوصية، وانا اميرالمومنين

١١

اما المراة الا ولي، فكانت حوا؛ وا ما التي احصلتني، فهي مريم بنت عمران؛......واما التي ادر جتني في الثوب ، فهي اسية بنت مزاحم؛ و اما صاحبة الجونة، فهي ام موسي بن عمران

١٢

قال أبوطالب ، فقلت لو طهرنا لكان اخف عليه ،...... فقالت يا اباطالب؛ انه ولد طاهرا مطورا ، لا يذيقه مرالحديد

في الدنيا، الا على يد رجل، يبغضه الله، و رسوله، و ملئكته، والسموٰات، والارض، والبحار، ويشتاق اليه النار؛ فقلت من هذا الرجل؛ فقلن ابن ملجم المرادي، لعنه الله......ثم اخذه محمد بن عبدالله اخي، من يدهن، و وضع يده في يده، و تكلم معه وساله عن كل شئي؛ فخاطب محمد عليا باسرار كانت بينهما، ثم غبن النسوة......فبكي الهشرم، ثم سجد شكراً لله ثم تمطي......قال جابر، فقلت يا رسول الله! الله اكبر، الناس يقولون اباطالب مات كافراً*

۱۳

ثم انه ينبغي ان يحمل الخبر، علي انه وقعت تلك الغرائب في جوف الكعبة لئلا ينا في الاخبار†

۱۴

قال يزيد بن قعيب، كنت جالسامع العباس بن عبدالمطلب......بازاء بيت الحرام، اذا قبلت فاطمة......وقد اخذ ها الطلق، فقالت رب اني مومنة بك، و بما جاء من عندك من رسل، و كتب، و اني مصدقة بكلام جدي ابراهيم الخليل، وانه بني البيت الجليل؛ فبحق الذي بني هذا البيت

---

*روايات نمبر ۸ تا ۱۲، بحارالانوار جلد ۹ صفحه ۳، ۴، ۵،

†بحارالانوار جلد ۹ صفحه ۵ -

و بحق المولود الذي في بطني، لما يسرت علي ولادتي؛ قال يزيد بن قعيب، فراينا البيت و قد انفتح عن ظهره، و دخلت فاطمة فيه، و غابت عن ابصارنا، والتزق الحايط؛ فرمنا ان يفتح لنا قفل الباب، فلم ينفتح لنا، فعلمنا ان ذلك امر من امرالله عزوجل ثم؛ خرجت بعد الرابع، و بيدها اميرالمومنين، ثم قالت اني فضلت علي من تقدمني من النساء، لان آسية بنت مزاحم عبدت الله عزوجل سراقي موضع لا يجب ان يعبدالله فيه الا اضطراراً؛ و ان مريم بنت عمران هزّت النخلة اليا بسة بيدها، حتي اكلت منها رطبا جنيا؛ و اني دخلت بيت الله الحرام، فاكلت من ثمارالجنة، و اوراقها؛ فلما اردت ان اخرج، هتف بي هاتف يا فاطمة سميته علياً؛ فهو علي، والله العلي الاعلي يقول، اني اشتققت اسمه من اسمي، وادبته بادبي، و وقفته علي غامض علمي؛ و هو الذي يكسر الاصنام في بيتي، و يقدسني، و يمجدني؛ فطوبي لمن احبه، و اطاعه، و ويل لمن ابغضه، و عصاه*

۱۵

عن العباس بن عبدالمطلب..... قال، دخل رسول الله فلما دخل اهتزله اميرالمومنين، وضحك في وجهه، وقال السلام عليك

---

*بحارالانوار جلد ۹ صفحه ۳ .

يا رسول الله و رحمة الله و بركاته ؛ قال ثم تنحنح باذن الله وقال بسم الله الرحمن الرحيم ؛ قد افلح المومنون الذين هم في صلاتهم خاشعون ، الي آخر الا يات؛ فقال رسول الله ؛ قد افلحوا بك ؛ و قرا تمام الآيات الي قوله......هم فيها خالدون؛ فقال رسول الله ؛ انت والله اميرهم ؛ تميرهم ؛ من علومهم فيمتارون ؛ و انت والله دليلهم ؛ و بك يهتدون ؛ ثم قال رسول الله ؛ لفاطمة ؛ اذهبي الي عمه حمزة ؛ فتبشر يه به؛ فقالت و اذا خرجت انا ؛ فمن يرويه؟ قال ؛ ارويه......فوضع رسول الله لسانه في فيه ؛ فانفجرت منه اثنتا عشرة عينا......فلما ان رجعت فاطمة بنت اسد ؛ رات نورا قدار تفع من علي الي اعنان السماء ؛ قال ؛ ثم شدته ؛ وقمطته بقماط ؛ فتبر القماط ؛ قال ؛ فاخذت فاطمة قماطاً جيدا ؛ فشدته به ؛ فتبر القماط ؛ ثم جعلته قماطين ؛ فتبرهما ؛ فجعلته ثلثا ؛ فتبرها ؛ فجعلته اربعة اقسطة من دق مصر لصلابته ؛ فتبرها ؛ فجعلته خمسة اقسطة ديباج ؛ فتبرها كلها ؛ فجعلته ستة من ديباج و واحدا من الادم ؛ فتمطي فيها ؛ فقطعها كلها باذن الله ؛ ثم قال بعد ذلك ؛ يا امة ! لا تشدي يدي ؛ فاني احتاج ابصبص سربي با صبعي*

۱۶

كانت السباع يهرب من ابي طالب ؛ فاستقبله اسد في الطريق الطايف ؛ و بصبص له ؛ و تمرغ قبله ؛ فقال ابوطالب

---

*بحار الانوار جلد ۹ صفحه ۹

بحق خالقک، ان تبین لی، مالک؟ فقال الاسد، انما انت ابو اسد الله ناصر نبی الله و مربیه*

۱۷

قال رسول الله صلی الله علیه و آله، ولقد هبط حبیبی جبرئیل، فی وقت ولادة علی، فقال یا حبیب الله العلی الاعلی یقرء علیک السلام، ......ویقول هذا اوان ظهور نبوتک......اذ ایّد تک باخیک و و زیرک، ......فقمت مبادراً......ففعلت ما امرت به...... فاذا انا بعلی علی یدی،......وهو یوذن،......فتلاها بوحدانیة الله عزوجل، و بوسالتی،......لقد ابتدا بالصحف التی انزلها الله عزوجل علی ادم......ثم قرا توریة......ثم قرا انجیل...... ثم قرا القرآن......ثم خاطبنی و خاطبته......و هکذا احد عشر اما ما من نسله†

(۱۸)

کسی خاص روایت کا ترجمہ نہیں ہے -

(۱۹)

برو ایت دیگر، چوں والدہ امیر را در مشاہدہ جمال محمدی طاقت نشستن نماندے، روزے ابوطالب گفت، محمد بمقام

---

*بحار الانوار جلد ۹ صفحہ ۱۸ -

†بحار الانوار جلد ۹ صفحہ ۷

فرزند تست این همه اکرامش چرا میکنی؛ گفت والله تواضعی که از من واقع میشود مرا اختیاری نیست؛ اگر در حالتی که بجانب من محمد می آید؛ بسرعت تعظیم نه نمایم؛ فرزند رحم از غایت طپیدن و نهایت اضطراب هلاک شود؛ گفت بی برهان قبول نتوان کرد؛ پس ابوطالب و حمزة اتفاق نموده؛ دستهاء خود بر دوش صدر اسد الله الغالب محکم کرده؛ سید کائنات را از بیرون خواندند بمجرد لقائی مصطفی والده امیر بتائید صمدی و قوت مرتضوی قیام نمود؛ آن سرور فرمود کرم الله وجهه*

٢ـ

عن محمد بن ابي بكر قال؛ اعتلّ الحسن بن علي؛ فاشتهي علي اميرالمومنين رمانة؛ فمد اميرالمومنين يده الي اسطوانة المسجد؛ و دعا ربه بما لم نفهمه؛ فخرج منها غصان فيه اربع رمانات؛ فدفع الي الحسن اثنتين؛ و الي الحسين اثنتين؛ ثم قال هٰذه من ثمارالجنة؛ فقلنا يا اميرالمومنين! أَوَ تقدر عليها؛ قال أوَ لست بقسيم الجنة و النار بين امة محمد†

---

*مناقب مرتضوي قلمي مصنفه كشفي ترمذي؛ ورق ٨٣ (ب) لغايته ٨٤ (الف)

†مدينة المعاجز لهاشم البحراني صفحه ٥١ -

۲۱

در تفسیر مذکور (عسکری) مسطور است، که امیرالمومنین، در مسجد کوفه باصحاب مستطاب خود نشسته بود؛ یکے آمده گفت، تعجب میکنم ازیں که دنیا نزد دیگران است، و در دست شما نیست؛ فرمود تو پنداری که مادنیا میخواهیم، و دست نمیدهد، پس دست دراز کرده مشتے سنگریزه بر گرفت؛ فی‌الحال در دست حق پرستش گوهر ها قیمتی شد؛ انگاه فرمود اگر خواستمے چنیں بودے، پس از دست فرو ریخت بدستور سابق سنگریزه شد*

۲۲

عن حمزة، عن علي بن الحسين، عن ابيه عليه‌السلام، قال، كان ينادي، من كان له عند رسول‌الله عدة، او دين، فليأتني، فكان من اتاه يطلب دينا، او عدة، يرفع مصلاه فيجد ذلك تحته، فيدفع اليه†

۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶

ان روایات کا ابھی پتہ نہیں چلا، طبع آیندہ میں انشاءاللہ شامل کی جائینگی -

---

*مناقب مرتضوی قلمی ورق ۱۹۷ (الف)
†کتاب‌الخرایج والجرایح لا بن الراوندی صفحه ۱۷

٢٧

أن عايشة كانت تقول، زينوا مجالسكم بذكر علي عليه السلام*

٢٨

لو ان الرياض اقلام، والبحر مداد، والجن حسّاب، والانس كتاب، لا احصوا فضايل علي بن ابي طالب عليه السلام†

٢٩

عن ام المومنين ام سلمة رضي الله عنها، انها قالت، سمعت رسول الله صلي الله عليه و آله يقول، ما قوم اجتمعوا يذكرون فضل علي بن ابي طالب، الا هبطت عليهم ملئكة السماء حتي تحف بهم، فاذا تفرقوا عرجت الملئكة الي السماء، فيقول الملئكة انا نشم من رايحتكم، مالا نشمه من الملئكة، فلم نر رايحة اطيب منها، فيقولون، كنا عند قوم، يذكرون محمدا، و اهل بيته، فعلق فينا من ريحهم، فلعطرنا، فيقولون اهبطوا بنا اليهم، فيقولون تفرقوا، و مضي كل واحد منهم الي منزله فيقولون اهبطوا بنا، حتي نتعطر بذلك المكان‡

---

*بحارالانوار جلد ٩ صفحه ٣٥٩ ۔

†ايضاً صفحه ٣٥٧ ۔

‡ايضاً صفحه ٣٥٨ ۔

٣٠

اس روایت کا بھی پتہ نہیں چلا -

٣١

ابن عباس رفعه ، انا میزان العلم ، و علي كفتاه ، والحسن و الحسين خيوطه ، و فاطمة علاقته ، و الائمة من بعدي عموده ، يوزن اعمال المحبين لنا ، والمبغضين علينا*

٣٢

ابو نعيم ، و صاحب المناقب ، اخرجا عن الباقر ، و الرضا رضي الله عنهما ، قالا الصادقون ، هم الائمة من اهل البيت†

٣٣

اس روایت کا بھی پتہ نہیں چلا -

٣٤

عن انس قال ، كان عندالنبي صلعم طيرا ، فقال اللهم ايتني باحب خلقك اليك ، يا كل معي هذا الطير ؛ فجاء علي فاكل معه‡ ،

٣٥

قال علي ، قال لي رسول الله يوم فتحت خيبر ، لولا ان تقول فيك طوايف من امتي ، ما قالت النصاري في

---

*ينابيع المودة لسليمان القندوزي صفحه ٢٤٥ -

†ايضا صفحه ١١٩ -

‡ترمذي جلد ٢ صفحه ٢٣٤ -

عیسی بن مریم، لقلت فیک الیوم مقالا، لا تمر علی ملاء من المسلمین، الا اخذوا من تراب رجلیک، و فضل طهورک یستشفعون به؛ و لکن احسبک ان تکون منی، و انا منک؛ ترثنی، و رثک، وانت منی بمنزلة هارون من موسی، الا انه لا نبی بعدی؛ انت تودی دینی ....و انت فی الاخرة اقرب الناس منی......و انت اول من یرد علی الحوض و انت اول داخل الجنة من امتی؛ و ان شیعتک علی منابر من نور ... مبیضة وجوههم......حربک حربی، و سلمک سلمی، و سرک سری،.... وان ولدک ولدی . وان الحق معک والحق علی لسانک، و فی قلبک، و بین عینیک؛ والایمان مخالط لحمک، و دمک، قال علی علیه السلام فخررت الله سبحانه و تعالی ساجدا، و حمد ته علی ما انعم به علی من الاسلام، والقران، و حببنی الی خاتم النبیین و سید المرسلین*

٣٦

لما ها جر النبی صلی الله علیه واله؛ و أخا بین المهاجرین والانصار؛ ....و ترک امیرالمومنین؛ فاغتم من ذلک غما شدیدا؛ وقال یا رسول الله بابی انت وامی، لم تواخ بینی و بین احد؛ فقال والله یا علی ما حبستک الا لنفسی؛ اما ترضی ان تکون اخی، و انا اخوک، و انت وصیی، و

---

*بحار جلد ۹ صفحه ۳۷۱ -

وزيري ، و خليفتي في امتي ،......و انت مني بمنزلة هرون من موسي*

۳۷

قال في مرضه ، ادعوا لي اخي عليا ؛ فدعي له علي ، فصره بثوبه ، واكب عليه ؛ فلما خرج من عنده ؛ قيل له ما قال لک ، قال علمني الف باب ، يفتح من كل باب الف باب†

۳۸

عن زيد بن ارقم قال ، كان لنفر من اصحاب رسول الله ابواب شارعة في المسجد ؛ فقال يوما ، سدوا هذه الابواب ، الا باب علي ؛ فتكلم في ذالک الناس ؛ قال ، فقام رسول الله صلي الله عليه و اله فحمد الله و اثني عليه ؛ ثم قال ، اما بعد فاني امرت بسد هذه الابواب غير باب علي ؛ فقال فيه قائلكم ، و اني والله ما سددت شيئا ، ولا فتحته ، و لكني أُمرت بشئي ، فا تبعته

قال النبي صلي الله عليه و اله ، لا يحل لاحد ، ان يجنب في هذا المسجد ، الا انا ، و علي‡

---

*بحار جلد ۹ صفحه ۳۹۵ -

†أيضاً صفحه ۳۹۳ -

‡أيضاً صفحه ۳۰۸ -

٢٩

قال رسول الله ' اتاني ملک فقال یا محمد ان الله یقرء علیک السلام ' و یقول ' قد زوجت فاطمة من علي ؛ فزوجها منه*

عن علي......فما راینا رسول الله اشد فرحاً منه الیوم†

لما زوج رسول الله علیاً فاطمة؛ دخل علیها ' وهي تبکي ؛ فقال لها ما یبکیک ' لو کان في اهل بیتي خیر منه ' زوجتک‡

اما یا علمت یا فاطمة ان لکرامة الله ایاک ' زوجک اقدمهم سلما ' و اعظمهم حلماً ' و اکثرهم علما§

٣٠

یہہ روایت بهي ابهي گذرچکي ہے -

٣١

عن ابي ایوب......قال یا عمار ' ستکون في امتي هنابث ' حتي یختلف السیف فیها بینهم ' حتي یقتل بعضهم بعضا؛ فاذا رایت ذالک ' فعلیک هذا الا صلح عن یمیني ' یعني علیا بن ابي طالب ؛ ان سلک الناس کلهم و ادیا ' و سلک علي وادیا ' فاسلک وادي علي ' وخل

---

*بحار جلد ١٠ صفحه ٣٣ -

†ایضاً صفحه ٣٢ -

‡ایضاً صفحه ٣٠ -

§ایضاً صفحه ٣١ -

عن الناس يا عمار! علي لا يردک عن هدي ' ولا يدلک علي ردي يا عمار! طاعة علي طاعتي ' و طاعتي طاعةالله*

۴۲

عن علي قال ' دعاني رسول الله صلي الله عليه و سلم فقال ان فيک مثلا من عيسي ؛ ابغضته اليهود ' حتي بهتوا امه؛ و احبته النصاري حتي نزلوه بالمنزل الذي ليس به ' الا و انه يهلک في اثنان ' محب مفرط ' يطر بذي بما ليس في ؛ و مبغض يحمله شناني ' علي ان يبهتني†

۴۳

انتهيت الي عرش رب العالمين وجدت علي قائمة من قوائم العرش انا الله لا اله الا انا محمد حبيبي ايد ته بوزيره ونصرته بوصيه‡

۴۴

کسي خاص روايت کا ترجمه نهين هے

---

*ينابيع صفحه ۲۵-

†بحار جلد ۱۰ صفحه ۳۱ -

‡نورابصار ' الشبلنجي صفحه ۷۳ -

باسمہ العلي العظیم

۱

لکھوں پہلے حمد علي عظیم
علیم حکیم رحیم کریم
بدیع السموات والارض ہے
عبادت اسي کي فقط فرض ہے
وہي واجب و خالق ممکنات
کہا اُس نے کن ہوگئي کائنات
نہیں کوئي موجود اس کے سوا
نہیں کوئي معبود اس کے سوا
اسي سے وجود اور اسي سے عدم
اُسي سے حدوث اور اُسي سے قدم
اُسي کے ہیں وارفتہ یہ ماہ و مہر
اسي کے ہیں سر گشتہ سارے سپہر
نہ وہ جسم ہے اور نہ وہ جان ہے
ہر اک جسم و جان اس میں حیران ہے
وہي شش جہت میں حضور نظر
نہ دیکھے اگر ہے قصور نظر
ہر اک دل میں ہے، درد اس کا مقیم
خیال اس کا کہتا ہے اني مقیم
سب اُس کے ہیں طالب وہ مطلوب ہے
وہ غالب ہے جو شے ہي مغلوب ہے
وہ خلاق ہے، اور رزاق ہے
مبرا وہ ہے جفت سے طاق ہے

خدائي میں بے مثل وضد ھے وھي
ولم یولد اور لم یلد ھے وھي
سنو آیه اے اهل فقر مکب
ویرزقه من حیث لایحتسب
وہ مستور ھے بینش وھم سے
بہت دور ھے، دانش فہم سے
رہ دریا ھے، موجیں ھیں ماو شما
مگر کوئي اس سے نہیں آشنا
نہ وہ ھے مرکب نہ وہ ھے بسیط
مگر ھے علی کل شئي محیط
زیادہ رگ جاں سے نزدیک ھے
فقط کید ھے جن کو تشکیک ھے
یہ ھے اُن کے حق میں کلام مبین
و اُملي لهم، انّ کیدي متین
نہیں اس کي تحمید حد بشر
کہ اپني بھي اُس کو نہیں کچھ خبر

(۲) در نعت حضرت رسالت پناہ صلي اللّٰه علیه و آله وسلم

لکھو اے کلک اب نعت خیرالانام * علیه الصلوٰة و علیه السلام
منیب علي نائب کردگار * سر لشکر انبیائے کبار
وھي مرکز عالم کن فکاں * وھي باعث صحت جسم و جاں
چلے حکم کے ساتھہ اکثر درخت * ھوئے نقش پا ھر سنگ سخت
کیا جس نے ماہ دو ھفتہ کو دو، * بلائے نہ کیوں عمر رفتہ کو وو
بھلا کس کو نسبت ھے اس شاہ سے * کیا اس نے بیعت ید اللّٰه سے

مراتب هوں اُس کے بیاں مجھ سے کیا
کہ میں اُس کی اُمت میں کالانبیا
وہ لاریب محبوب معبود ہے
وهی خلق آدم سے مقصود ہے
هوئی اس کے قدموں سے قدر حرم
فلک اس کے روضہ کے آگے ہے خم
شہنشاہ دیں تھا وہ عالی جناب
همیشہ پھرا سر پہ چتر سحاب
زهے رتبہ نائب ذوالجلال
گیا پہنے نعلین کس جا بلال
یہ معصوم چودہ ہیں سب خوب و نیک
محمد سے لے تا محمد ہیں ایک

(۳) در بیان تولد جناب علی مرتضیٰ علیہ السلام

کروں مولد بوالحسن کا بیان * کہ ہوں پر گہر گوش اہل جہاں
هوا جس گھڑی مولد مرتضیٰ * قوی ہوگئے بازو مصطفیٰ
جو ماہ رجب کی هوئی تیرهویں * هوا مولد سید عالمیں
وہ آدینہ تھا ' ہے روایت صحیح ' * کہ پیدا ہوئے بادشاہ فصیح
شجاع عرب صاحب ذوالفقار * هژبر خدا شاہ دلدل سوار
یقیناً ہے قسام نار و جناں * صریحاً ہے فرماں دہ انس و جاں
وهی ہے سپہدار لشکر شکن * وهی ہے جگر دار خیبر شکن

(۴) ترجمہ حدیث نبي صلي الله عليه وآله وسلم

سنو! اے مطیعان خیرالانام * یہہ مضمون فرمان خیرالانام
کہ آدم سے پہلے هزاروں برس * علي اور هم نور واحد تهے بس
مثالِ عرش کے جانب راست تها * کیا کرتے تهے ذکر حمد خدا
جو خالق نے آدم کو پیدا کیا * رهي نور اس پر هویدا کیا
رهے جب تک آدم بروئے زمیں * رها صلب آدم میں نور مبیں
نہ تها نوح سے نور اپنا جدا * وهي نور کشتي میں تها ناخدا
خلیل آگ میں جب گرائے گئے * کئي بار جبریل آئے گئے
بلا شک اُسي نور کا تها سبب * نہ آگ سے نہ پہنچا تعب
جو دو حصہ وہ نور بیضا هوا * هوا ایک میں ایک شیر خدا
اُسي نور سے هے جو مخلوق هے * وہ سابق هے جو شے هے مسبوق هے

(۵) پیام گفتن جبرئیل با نبي صلي الله عليه وآله وسلم

حضور نبي ایک دن جبرئیل
یہہ کہتا تها پیغام رب الجلیل
وهي پائیگا روز محشر نجات
ملي جس کو حب علي میں وفات
وزیر آپ کي زیست میں هے علي
یہي آپ کے بعد هوگا وصي
اگر آپ هیں سرور انبیا
کیا اس کو حق نے شہہ اولیا

تري آل میں ہونگے سارے امام٭ ترا حکم ہے تا بروز قیام
سني جب یہ تقریر روح الامین٭ علي نے رکھا سر بروئے زمین
کیا سجدۂ شکر خالق ادا٭ لگے کرنے ثنائے خدا

(۶) روایت از انس ابن مالک

انس ابن مالک سے ہے یہ خبر٭ کہ نکلے پئے سیر خیرالبشر
ملا ایک صحرا میں کوہ بلند٭ بسان فلک با شکوہ بلند
تلے اس کے اُترے رسول خدا٭ کیا کوہ کا رتبہ مثل صفا
انس کو رواں ایک جانب کیا٭ شتر بھي سواري کا اس کو دیا
کہا اس طرف ہیں امیر عرب٭ بدل ذکر محو عبادات رب
یہي کیجیو عرض بعد از سلام٭ کہ مشتاق بیٹھے ہیں خیرالانام
چلو جلد ہو کر شتر پر سوار٭ رکاب سعادت میں ہے جاں نثار
غرض آئے حیدر سوار شتر٭ ہوا پیش احمد اُتار شتر
اُتر کر کیا مرتضي نے سلام٭ لگے کہنے شفقت سے خیرالانام
علیک السلام اے خدا کے حبیب٭ شتاب آکے تو بیٹھ میرے قریب
یہاں بیٹھے ہیں آکے سارے نبي٭ بٹھائے ہیں پاس اپنے اپنے وصي
ہے ان انبیا کي مجھے سروري٭ اور ان اوصیا سے تجھے بہتري
یہ مذکور تھا جو اُٹھا ایک سحاب٭ اور آیا قریب رسالت ماٰب
کیا اپنا دست مبارک دراز٭ ہوا ابر اس ہاتھ سے سرفراز
لیا ابر سے خوشہ انگور کا٭ وہ پروین کي مانند تھا نور کا
علي سے کہا کھاؤ شیر خدا٭ ہدیہ کیا ہے خدا نے عطا
انس سے یہ کہنے لگے پھر نبي٭ برادر ہے میرا علي ولي

مصاحب مرا اور داماد ہے * مرا علم جو ہے اسے یاد ہے
علي سے ہوں میں اور مجھہ سے علي * ولیکن نبی میں ہوں اور یہہ ولي
مرے لحم سے مرتضي کا ہے لحم * مرے شحم سے مرتضي کا ہے شحم
علي کا مرے پوست سے پیوست ہے * مرا دوست ہے اس کا جو دوست ہے
عدو ہے مرا جو ہے اس کا عدو * نہ اس کے عدو کو ملے آبرو
مری خاک اور خاک اس کي ہے ایک * اسي خاک سے اس کے ہیں یار نیک
قیامت میں سب مومن و ملائک تمام * پکاریںگے لے لے کے مادر کا نام
علي کے محب ہونگے جو حشر میں * پکاریںگے نام پدر سے اُنہیں
علي فرع ہے میں ہوں اصل شجر * ائمہ ہیں شاخہائے دگر
محب اس کے جتنے ہیں اوراق ہیں
بہشت اُن کے قدموں کے مشتاق ہیں

(۷) از امام صادق علیہ السلام

ہوئے جب کہ مولود خیر البشر * نمایاں ہوئے معجزے بیشتر
ہوئي مادر مرتضي خوش کمال * کیا اپنے شوہر سے جاکر یہہ خیال
یہہ سنکر ابو طالب نامور * لگے کہنے ایک قرن تو صبر کر
ملا آمنہ کو یہہ جیسا پسر * خدا تجھکو بھي دیگا ویسا پسر
مگر یہہ نبي ہوگا اور وہ ولي * محمد ہے نام اس کا اس کا علي

(۸) روایت از جابرؓ

روایت ہے جابر سے اے مومنو * فرحناک ہو گوش دل سے سنو
کہ کہتے تہے ایک دن جناب نبیؐ * مرے بعد خیر البشر ہے عليؑ

عیاں اس میں ہونگي صفات مسیح
جلائیگا وہ معجزات مسیح
ہز بر الہي امیر کبیر
ہوا بطن مادر میں جب جاگیر
تھا ان روز ون اک راهب خوش نصیب
سن اس کا تھا دو سو برس کے قریب
عبادت میں دن رات مشغول تھا
جناب خدا کا وہ مقبول تھا'
لگا کہنے اک روز وہ حق شناس
یہہ اللہ سے بعد حمد و سپاس
کہ اے واقف حال ما في الصدور
مرا قلب حاجات سے ہے نفور
کبھي تجھہ سے میں نے نہ کي التجا'
مگر آج' یہہ ہے مري التجا
دکھا دے کوئي دوست اپنا مجھے
خدا یا یہي ہے تمنا مجھے
ہوئي عرض مقبول پروردگار
گئے وہاں ابو طالب نامدار
نظر آیا راہب کو نور جلال
کہ تھا سر سے پا تک ظہور کمال
ہوئي دیدۂ عقل حیرت گزیں
اُٹھا بہر تعظیم وہ پاک دیں
فزوں حد سے راہب نے تعظیم کي'
بہت پاس بٹھلا کے تکریم کي
کہا کون ہیں آپ فرمائیے
مفصل نسب اپنا بتلائیے

یہہ بولے ابو طالب با وقار
که اهلِ تهامه میں هوں نامدار
وہ بولا تہامہ هے وہ کون سا
که جس میں سے هیں آپ اے مقتدا
یہہ سنکر ابو طالب نیک خو
لگے کہنے اے راهب آگاہ هو
تہامہ هے مکه کا جس میں هیں هم
سکونت هے اپنی میان حرم
مرا دادا هاشم هے سن مجھ سے صاف
وہ مشہور هے ابن عبد مناف
یہہ سنتے هي راهب هوا شاد کام
لگا کہنے هیں آپ عالي مقام
کروں حمد و شکر و سپاس خدا
که مقبول کي جلد میري دعا
یہہ تھي آرزو مجھکو شام و سحر
خدا کا کوئي دوست آئے نظر
سو الحمد لله دیکھا تمھیں
حسین صورت ماہ دیکھا تمھیں
نه هوتي تمھاري زیارت مجھے
تو تا حشر رہ جاتي حسرت مجھے
کہا پھر یہہ راهب نے اے نیک خو
بشارت میں دیتا هوں اک آپ کو
مجھے دي هي میرے خدا نے خبر
نهیں شبهه کا اُس میں مطلق اثر
پسر تجھ کو دے گا اب ایسا خدا
کرے گا جو باطل کو حق سے جدا

وہ ہے قوت بازوے مصطفیٰ
مقام اس کا ہے پہلوے مصطفیٰ
کریگا خدا دین اس سے قوی
کریگا نبی اس کو اپنا وصی
تولد ہو جس دن وہ پہلا اسلام
ضرور اس کو پہنچانا میرا سلام
یہہ کہنا کہ راہب وہ دیں دار تھا
خدا کا بہ دل اُس کو اقرار تھا ،
وہ تھا قائل سیدالمرسلین
تجھے جانتا تھا سپہدار دین
محمد جو ہے سید انبیا
علی بے گماں سید اولیا
کسی کا جو دونوں میں منکر ہوا ۔
کہا ہے خدا نے ، وہ کافر ہوا
نہیں شبہہ اس میں وہ دونوں ہیں ایک
ازل سے ابد تک وہ دونوں ہیں ایک
یہہ سن کر ابو طالب نامدار
ہوئے چشم پر نور سے اشکبار
لگے کہنے اے راہب خوش کلام
بتا مجھ کو اس طفل کا کیا ہے نام
لگا کہنے راہب سنو یا ولی
اُسی کا ہے اسم مقدس علی
وہ بے شک ہے قسام نار وجناں ،
کریگا وہی فتح جنگ جناں ،
وہ میدان ہیجا میں ہے شیر حق ،
کف مصطفیٰ میں ہے شمشیر حق ،

یہ بولے ابو طالب با خدا
مصدق بتا اپني گفتار کا
سند کب ھے دعوی ترا بے دلیل
اگر راست گو ھے، سنادے دلیل
لگا کہنے وہ راھب حق شناس
دلائل ھیں موجود سب میرے پاس
جو شے تجھ کو درکار ھو، کر سوال
کریگا عطا، قادر ذوالجلال
جو یہ راست نکلے تو سب راست ھے
نہیں تو مري بات کب راست ھے؟
یہ بولے ابو طالب خوش سرشت
مجھے چاھئے ھے طعام بہشت
ھوا راھب نیک صرف دعا،
کہے تھے ابھي سب نہ حرف دعا،
کہ نازل ھوا آسماں سے طباق
پر از نار و انگور، چندیں طباق
ھوئے خوش ابو طالب با وقار
طبق سے لیا ھاتھ سے ایک انار
ھوئے رونق افزائے دولت سرا
انار معطر تناول کیا
وھي شربت نار نطفہ ھوا
قسیم جناں اس سے پیدا ھوا

۹ ترجمہ حدیث دیگر

جو نطفہ ھوا ساکن رحم پاک * گرے سارے اصنام بالائے خاک
زمیں کو کئي دن رھا زلزلہ * قیامت کے ساماں ھوئے برملا

هراساں ہوئے دل میں سارے قریش
منغض ہوا بت پرستوں کا عیش
جو مکہ میں ہے بوقبیس ایک کوہ
وہاں سب گئے مشرکوں کے گروہ
تمام اپنے بت لے گئے بت پرست
ہر اک بت لگا ٹوٹنے مثل مست
بہت زلزلہ کی جو شدت ہوئی
تو کفار کی تنگ حالت ہوئی
بتوں کا سوا اُن سے تھا حال بد
طلب کرتے تھے تو بھی احمق مدد
لگا ہونے جب کوہ ہر جا سے شق
ہوا رنگ رو بت پرستوں کا فق
ہوئے ٹکڑے آپس میں لڑ لڑ کے سنگ
شجر کوہ کے گر پڑے بے درنگ
ہوئی بت پرستوں کو جینے سے یاس
ہوا روح کو تنگ، خاکی لباس
کہ آئے ابو طالب نامور
وہیں قلہ کوہ پر بے خطر
کیا بت پرستوں کی جانب خطاب
ہوا غیب سے تم پہ نازل عذاب
نہ ہوگا کبھی دفع تدبیر سے
ہوا ہے یہہ حیدر کی تاثیر سے،
ہوا بطن مادر میں ساکن وہ آج
کریگا جو دین نبی کا رواج
یہہ لازم ہے اُس کی اِطاعت کرو،
قبول اُس ولی کی ولایت کرو ۔

وگرنہ ابھي ھوگے تم سب ھلاک * نظر آئے گا کوہ مانند خاک
کسي جا ملے گي نہ تم کو پناہ * بشر کو کہاں تاب قہر الہ
کہا بت پرستوں نے اے باخدا! * ھمیں حکم والا کي ھے اقتدا
ولایت کا اقرار ھم نے کیا * اطاعت کا اقرار ھم نے کیا
برائے خدا اب بچاؤ ھمیں * طریق سلامت دکھاؤ ھمیں
یہ سنکر ابوطالب خوش بیاں * لگے دیکھنے جانب آسماں
یہ کي عرض اے خالق خاص و عام * برائے محمد علیہ السلام
برائے علي و برائے بتول * کرم سے یہ میري دعا کر قبول
ملے اہل مکہ کو اس دم نجات * حضور ان کے رہ جاے بندہ کي بات
اُسي دم ھوا زلزلہ بر طرف * چلے گھر کو سب مطمئن ھر طرف
یہ فرماتے ھیں سید المرسلین * قسم اُس خدا کي ھے اے اھل دین!
جو کرتا ھے دانوں سے پیدا گیاہ * بنائے ھیں جس نے سفید و سیاہ
دعائے ابو طالب نامدار * عرب نے لکھي تھي پئے یادگار
اگرچہ جاھلیت میں ھوتے تھے تنگ * فقط پڑھتے تھے وہ دعائے درنگ
اُسي وقت ھو جاتي تھي مستجاب
ھر اک ھوتي تھي مشکل آساں شتاب

۱۰ در بیان ولادت جناب علي بن ابي طالب علیہ السلام

ھوئي جب شب مولد مرتضیٰ * منور جہاں دفعتاً ھو گیا
فروغ کواکب دو چنداں ھوا * ھر اک ساکن مکہ حیراں ھوا
یہ کہتے تھے ابو طالب نیک نام * ھوئي آج حجت خدا کي تمام

علي ولي آج پیدا هوا
وصي نبي آج پیدا هوا
هوا بت پرستوں کا بازار سرد
هوا رنگ اصنام هیبت سے زرد
امیر عرب هے مددگار دیں
یہه هے نخلبند چمن زار دیں
یہي هے سپهدار دین خدا
شه آسمان و زمیں خدا
یہي فوج شیطاں کو دیگا شکست
کریگا یه اسلام کا بندوبست
رهے گا یہه مبغوض اهل نفاق ؛
اُسي کا هے دیندارون کو اشتیاق ؛
یه هے گنج علم خدا کا کلید
سپهر امامت کا نجم سعید
اُڑا اُس کي هیبت سے اب رنگ شرک ؛
هوا لعل توحید هر سنگ شرک
جناب ابو طالب پاک جاں
هوئے سب سے چالیس دن تک نہاں
سنا جب یه ارشاد خیرالورا
لگا کہنے یوں جابر با وفا
که مکه سے چالیس دن تک کہاں
رهے تهے ابو طالب خوش بیاں
لگے کہنے یوں اشرف انبیا
وه راهب که مذکور جس کا هوا
جہاں تها وهاں پائي اس نے وفات
گئے دفن کو عم والا صفات

نظر آیا راھب کا حال عجیب
کہ بے دم پڑا تھا وہ حق کا حبیب

طرف قبلہ کے روئے پر نور تھا
منور سراپا وہ مغفور تھا

نگہباں پڑے لاشہ باصفا
سفید ایک مار اک سیہ مار تھا

قریب آنے پاتے نہ تھے جانور
نہ تھا لاشۂ پاک کو کچھ ضرر

جو پہنچے ابو طالب نامدار
چھپے غار میں جا کے دونوں وہ مار

یہ بولے ابو طالب پارسا
سلام علیک اے ولی خدا

زہے قدرت قادر ذوالجلال
ہوا زندہ وہ راھب با کمال

کہا آنکھیں ملکر علیک السلام
کیا کوہ کو تونے دارالسلام

مسیحا کا اعجاز تونے کیا
میں مردہ تھا تیرے قدم سے جیا

خدا کو سمجھتا ہوں میں لاشریک
قسم ہے نہیں کوئی اس کا شریک

محمد ہے بے شبہ اس کا رسول
کیا دل سے دین اس کا میں نے قبول

ولی خدا ہے جناب علی
امام دوعالم ہے بعد از نبی

یہ سن کر ابوطالب نیک نام
لگے کہنے اے راھب خوش کلام!

ھوے آج پیدا علی ولی
ھزبر الہی وصی نبی
کہا سن کے راھب نے اے پارسا
ھوا جب کہ پیدا وہ شیر خدا
ھوا پردۂ غیب سے کیا عیاں
عجائب جو دیکھے ھوں کیجے بیاں
یہ بولے ابو طالب پاک دیں
گئی نصف شب جبکہ اے بایقیں
ھوا درد فاطمہ کو کہاں
ھوئی بے قراری سے آشفتہ حال
کہا میں نے اے بہترین زناں
ترے درد سے میں ھوا خستہ جاں
غرض اسم اعظم جو میں نے پڑھا
وھیں درد زہ اس کا (کم ھو گیا)*
بلانے چلا میں کئی عورتیں
کہ تدبیر میلاد آکر کریں
فلک سے یہ ھاتف کی آئی ندا
عبث عورتوں کو بلانے چلا
گناھوں میں آلودہ ھیں جن کے ھاتھہ
نہ لا پھر تدبیر تو ان کو ساتھہ
تری زوجہ ھے فاطمہ پاک تن
چھوئیں کیوں گنہگار اس کا بدن
ھوا سن کے میں شاد بے اختیار
کہ وارد ھوئیں عورتیں پاک چار

---

*جاتا رھا (مصح)

وہ پہنے تھیں چاروں لباس حریر
رخ ان کے تھے مانند بدر منیر
نہ گل ان سا خوش رنگ نے ارغواں
نہ مشک ان سا خوش بو نہ ہے زعفران
نظر آئی جب فاطمہ نیک نام
کہا اے خدا کی حبیبہ سلام
دیا فاطمہ نے جواب سلام
کیا سب کی جانب خطاب کلام
تولد ہوئے شاہ گردوں جناب
عیاں شرق سے جیسے ہو آفتاب
کیا با فصاحت تشہد ادا
مسیحا کا اعجاز ظاہر کیا
لگا کہنے پھر وہ سپہدار دیں
کہ ہے مصطفی خاتم المرسلین
بلا شبہ ہوں میں ہی اس کا وصی
خدا نے کیا مجھ کو اپنا ولی

۱۱ در بیان چہار عورات

رکھو مومنو! اس طرف گوش جاں
کروں چاروں ان عورتوں کا بیاں
جو تھیں وضع میں فاطمہ (کے قریں)*
عیاں جن کے تھا رخ سے نور مبیں
تھی ایک اُن میں حوائے عالی جناب
درخشندہ مثل مہ و آفتاب

---

*کی معین (مط)

دوم مریم پاک نور خدا
کہ تھی جو خموشی میں معجز نما
سوم آسیہ پاک دل پاک دیں
فدائے خدائے جہاں آفریں
چہارم تھی اُم کلیم خدا
سزاوار باغ نعیم خدا

۱۲ روایت از ابو طالب

یہ فرماتے ہیں والد مرتضیٰ
ارادہ جو ختنہ کا میں نے کیا
کہا آسیہ نے کہ اے پاک دیں
اسے کچھ بھی ختنہ کی حاجت نہیں
کہ ختنہ کو کیا ہے مختّن سے کام
اسے کچھ نہیں آب آہن سے کام
نہ پہونچے گا تا زندگی اس کو زخم
لگے گا مگر آخری اس کو زخم
شہادت اُسی زخم سے پائے گا
لہو میں بھرا خلد کو جائے گا
یہ بولے ابو طالب نامور
کہ کون اس کا قاتل ہے ، کردے خبر
یہ اُس نے کہا ، ابن ملجم ہے وہ
بڑا ہی شقی سخت ظالم ہے وہ
غرض آئے گھر میں نبی خدا
کہ دیکھیں جمال ولی خدا
جو تزیں چاروں وہ عو، تیں پاک دیں
پیمبر کو تسلیم کرنے لگیں

کیا کچھ پیمبر نے ان سے کلام
روانہ ہوئیں سوئے دارالسلام
یہہ تقریر ابو طالب پاک جان
ہوا سن کے راھب بہت شادمان
کیا سجدہ شکر خالق ادا
ہوا رو بقبلهٔ فنا ہو گیا
یہ حق سے جابر نے جس دم سنا
(تو اللہ اکبر کی دے کر صدا)*
یہ کی عرض اے سید انبیا
کہ تیرا چچا تھا ولی خدا
ہوا آج یہ امر خاطر نشیں
میں سنتا تھا کافر اسے پیش ازیں

۱۳ حدیث دیگر

تولد ہوئے کعبہ میں مرتضیٰ
ہوا کعبہ ہی میں یہ سب ماجرا
مگر ہوچکا سب بیان حدیث
نہیں ذکر کعبہ میان حدیث
یہی لکھہ گئے مجھ سے پہلے ثقات
کہ کعبہ میں گذریں یہ سب واردات
کروں اور ذکر حدیث صحیح
کرے ترجمہ نظم طبع فصیح

---

*تکبیر سے اللہ اکبر کہا (مؤ)

۱۴ حدیث از یزید بن قعیب

خبر ہے یزید بن قعیب سے یوں
محب علی سن کے خوش حال ہوں
کھڑا تھا میں بیت خدا کے قریں
تھے عباس بھی اتفاقاً وہیں
وہاں فاطمہ آئی با اضطرار
کہ تھی درد زہ سے بہت بے قرار
کئے جب دراز اس نے دست دعا
جناب خدا میں یہ کی التجا
میں ایمان یارب ترا لائی ہوں
مددکر کہ گھر میں ترے آئی ہوں
کئے جتنے مبعوث تونے رسول
کیا جن کتابوں کا تونے نزول
مطیعہ ہوں اور ان کی منقادہ ہوں
شب و روز طاعت پر آمادہ ہوں
مراجد معصوم جو تھا خلیل
بنایا ہے جس نے یہ بیت جلیل
مصدق ہوں میں اس کے اقوال کی
مقلد ہوں میں اس کے افعال کی
مرے بطن میں ہے جو ظاہر جنیں
یہ بے شبہ ہے سیدالمومنین
اسی کے تصدق سے فرمان ہو
کہ مجھ پر ولادت اب آسان ہو
یہ کہتا ہے راوی کہ بعد از دعا
ہوی چاک دیوار بیت خدا

گئي فاطمه چوک کي راه سے
مشرف هوئي کعبة الله سے
هوئي فاطمه جب نظر سے نہاں '
نه تها چاک دیوار کے درمیان
کیا قصد میںنے کروں قفل وا
که کعبه میں دیکھوں هے کیا ماجرا
نه زنہار وه قفل وا هو سکا
نه مکشوف یه ماجرا هو سکا
هوا یه مرے قلب پر آشکار
کچھ اس میں هے اسرار پروردگار
غرض چار دن هوگئے جب بسر
نمایاں هوا چاک بار دگر
علي کو لئے هاتھ پر فاطمه
نکل آئي شق سے ادهر فاطمه
یه کلمے تھے لب پر ببانگ بلند
علي کے سبب میں هوئي ارجمند
هوں افضل ترین زنان سلف
هوا مریم و آسیه پر شرف
هے مقبول حق بے گماں آسیه
و لیکن هے مجھ سي کہاں آسیه
عبادت وهاں کرتي توي وه مدام
سکونت کے قابل نه تها جو مقام
مگر اضطرا راً ' نه تها کچھ ضرر
که فرعون تها حاکم بحرو بر
هوئي مجھ سے کعبه میں طاعت ادا
یه طاعت کجا وه عبادت کجا

ہے مریم بھی گو بہترین زنان
ولیکن فضائل میں مجھ سی کہاں
جھکاتی تھی ہاتھوں سے جب شاخ کو
قریں منہ سے کرتی تھی تب شاخ کو
ملی مجھکو کعبہ میں نعمائے خلد
ہوئے مجھ پہ نازل طبقہائے خلد
جو کعبہ سے باہر میں آنے لگی
ندا مجھ کو اس دم یہ ہاتف نے دی
رکھ اے فاطمہ نام اس کا علی
وصی نبی ہے یہ میرا ولی
مرے نام سے اس کا مشتق ہے نام
ہے بارہ اماموں میں پہلا امام
بہت اس کو تعلیم میں نے کیا
سزاوار تعظیم میں نے کیا
ہوئیں اس پہ حل مشکلات علوم
دیا درس علم سماؤ نجوم
بتوں کو کریگا مرے گھر سے دور
نبی اور یہ ہے مرا ایک نور
یہ سقف حرم پر کہیگا اذاں
مٹائیگا یہ مشرکوں کا نشاں
رہے گا یہ توحید و تحمید میں
رہے گا یہ تقدیس و تمجید میں
خوشا وبہی کہ جو رکھے گا اس کو دوست
مرا دوست ہے یہ رکھے جس کو دوست
عدو ہے مرا جو ہے اس کا عدو
عدو اس کا ہوں یہ ہے جس کا عدو

۱۵ دربیان معجزات علي ابن ابي طالب علیه السلام

گئي جب نگاه جناب علي
سوئے چهرۂ رشک ماه نبي
و فور مسرت سے خندان هوئے
فصاحت سے یوں گوهر افشان هوئے
سلام علیک اے رسول خدا
رها سالها آپ سے میں جدا
نهایت هي مشتاق دیدار تها
تصور سے مجهه کو سروکار تها
هوا لله الحمد بارے وصال
ملا عیش مجهه کو بجائے ملال
لگے پڑهنے قد افلح المومنون
ادا کر چکے جب که تا خاشعون
نبي نے کها سن کے بے اختیار
به تحقیق مومن هوئے رستگار
علي نے پڑها جبکه تا خالدون
نبي نے یه فرمایا آگاه هوں
مجهے اپنے اخلاق کي هے قسم
علي هے ازل سے امام امم
هدایت کریگا یه اخیار کو
ته تیغ لائے گا اشرار کو
یه پهر فاطمه سے نبي نے کها
بشارت یه حمزه کو تو دیجے جا

علی کی ولادت کا ہو وہ مقر
علی کی امامت کا ہو وہ مقر

کہا فاطمہ نے کہ یا مصطفی
کریگا طلب شیر اگر مرتضی

تو اس دم پلائے گا کون اس کو شیر
کڑھے گا پئے شیر طفل صغیر

نبی نے کہا کچھ نہ کر دل میں غم
کرینگے برادر کو سیراب ہم

غرض فاطمہ سوئے حمزہ چلی
ہوئے فیضیاب محمد علی

بغل میں نبی نے علی کو لیا
بہت پیار شفقت سے اسکو کیا

رکھی اس کے منہ میں پھر اپنی زباں
ہوئے چشمے بارہ زباں سے رواں

جو حمزہ کو دیکر بشارت پھری
نظر آیا پر نور روئے علی

عذاروں میں ایسی ہوئی روشنی
کہ ہو گرد خورشید کی روشنی

نظر کر کے حیران ہوئی فاطمہ
بہت دل میں شادان ہوئی فاطمہ

لپیٹا جو کپڑوں میں کرار کو
نہ خوش آیا اس شیر کردار کو

کیا پنجۂ قہر سے تار تار
تب اس شیر یزدان کو آیا قرار

کئی بار کپڑے کئے یونہی چاک
لگے ہونے انسان تر کر ہلاک

غرض ماں سے کہنے لگے مرتضیٰ
نہ باندھو مرے ہاتھ بہر خدا
اٹھاتا ہوں بہر دعا ہاتھ میں
خدا کے یہاں اس میں اسرار ہیں
کہاں تک لکھوں معجزات امام
شکم میں وہ کرتے تھے ماں سے کلام
غضنفر ابھی تھے میان شکم
کہ بررو گرے سب بتان حرم

۱۴ روایت از ابو طالب

یہ کہتے ہیں ابو طالب باخدا
کہ جاتا تھا میں سوئے طائف چلا
درندے نظر آئے جو جانور
گریزاں ہوئے سب مجھے دیکھ کر
ملا ناگہاں ایک شیر ژیان
میں سمجھا ہوا میرے جی کا زیان
کہ اس شیر نے سر کیا اپنا خم
لگا چومنے آکے میرے قدم
خدا کی قسم دے کے میں نے کہا
کہ اے شیر اتنا تذلل ہے کیا
ہوا حکم خالق سے گویا وہ شیر
نہایت سماجت سے بولا وہ شیر
کروں کیوں نہ میں اس قدر انکسار
تو ہے والد شیر پروردگار
ازل سے ہے عالی تری منزلت
کرے گا محمد کی تو تربیت

۱۷ ترجمه حدیث دیگر

یہ فرماتے ہیں حضرت مصطفیٰ
علی ولی جب تولد ہوا
ہیں مجھ کو ہاتف کی آئی ندا
علی کے تولد کا مژدہ دیا
کہا مجھ سے اول خدا کا سلام
دیا بعد مجھ کو یہ اس نے پیام
کہ آیا زمان رسالت قریب
تولد ہوا آج تیرا حبیب
کریگا تری پشت اس سے قوی
مرا شیر ہے یہ علی ولی
تو سلطان عالم ہے یہ ہے وزیر
ہمیشہ رہیگا یہ تیرا نصیر
یہ ہاتف سے جس وقت میں نے سنا
سوے خانہ فاطمہ میں گیا
نظر آیا مجھ کو علی کا جمال
ہوئی میرے دل کو مسرت کمال
کہی با فصاحت علی نے اذان
کئے کلمے ایمان کے سب بیان
صحف جتنے آدم کے تھے سب پڑھ گئے
پڑھے دفتر انجیل و توریت کے
تلاوت لگا کرنے قرآن کی
بیاں کی ہر اک کنہ ایمان کی
بہت اس نے کی مجھ سے گفت و شنید
وہ ہے گنج علم خدا کا کلید
اسی طرح باقی ہیں گیارہ امام
خدا کی طرف سے ہیں بارہ امام

۱۸ در فضائل امیرالمومنین علي علیه السلام

علي تها بلا شبه نور خدا * نبي اور وه تهے نه باهم جدا
نبي سے هوا شق اگر ماهتاب * علي سے هوئي رجعت آفتاب
نبي کو ملي قدر معراج عرش * هوئی نعل عبد نبي تاج عرش
تو معراج حیدر هے دوش رسول * به از عرش اکبر هے دوش رسول
ازل سے علي هے قبول خدا * رهے اس سے راضي رسول خدا
ادب دان خیرالبشر تها علي * نگهبان خیرالبشر تها علي
خدا هے اگر مرشد مصطفی * تو حیدر هے مسترشد مصطفی
خدا نے نبي پر افاضه کیا * علي نے وهیں استفاضه کیا
رها محرم راز خیرالبشر * ملے اس کو اعجاز خیرالبشر
تمام اس په اعجاز تهے منکشف * دلا! هیں یهي معني لو کشف
سخي وه که تلوار قاتل کو دی * انگوٹهي مصلے په سائل کو دی
اکهاڑا جو خیبر معلق هوا * زمیں کا جگر خوف سے شق هوا
فرشتوں کو کهانا دیا تین روز * فقط آپ پاني پیا تین روز
گواه اس په هے سورہ هل اتی * وه بے مثل هے دال هے لافتی

۱۹ ایضاً در فضائل علي بن ابي طالب

روایت هے تهے جب شکم میں علي * سمجهتے تهے احمد کو هي یه نبي
جو آتے تهے گهر میں رسول خدا * ادب کرتي تهي مادر مرتضی
کهڑي هوتي تهي جلد تعظیم کو * بجا لاتي تهي داب تکریم کو
ابو طالب اک روز کهنے لگے * که اے فاطمه حمل هے اب تجهے
نه کر رنج تعظیم کو اختیار * که اٹهنا هے تعظیم کو تجه په بار

سمجھ تو اسے خورد ہے بے گماں
بجائے پسر ہے وہ آرام جاں
کریگی نہ تعظیم خیرالبشر
تو ہے شرع اور عرف میں کیا ضرر
کہا فاطمہ نے کہ معذور ہوں
میں تعظیم کرنے میں مجبور ہوں
اٹھوں کیوں نہ تعظیم کو سرو قد
اٹھاتا ہے مجھکو جنیں خود بخود
نہیں اس میں مطلق مجھے اختیار
کہ پیش جنیں ہوں میں بے اختیار
یہ سن کر ابو طالب باکمال
تصفیہ کا کرنے لگے احتمال
کسی کی طرف کو کیا یہ خطاب
محمد کو لے آؤ گھر میں شتاب
ہوئے جبکہ وارد حبیب خدا
تو اٹھنے لگی مادر مرتضیٰ
ابوطالب و حمزہ پاک دیں
گئے مادر مرتضیٰ کے قریں
نہایت قوی تھے یہ دونوں جواں
حضور ان کے تھی فاطمہ ناتواں
کیا زور ان دونوں نے اس قدر
کہ کپڑے ہوئے سب پسینہ میں تر
مگر فاطمہ اٹھی تعظیم کو
بجا لائی آداب تکریم کو
ابو طالب و حمزہ حیراں ہوئے
علی ولی کے ثنا خواں ہوئے

کہا فاطمہ سےکہ اے پاک دیں * اٹھاتا ھے تجھ کو مقرر جنیں
کہ ہم کوہ ھیں اور تو کاہ ھے * بلا شک کہ زور ید اللہ ھے

٢٠ روایت از محمد بن ابی بکر

محمد جو ابن ابو بکر ھے
وہ بے عذر ھے اور بے مکر ھے
یہ مروي ھے اس سے حدیث حسن
کہ بیمار کچھ تھے جناب حسن
کہا باپ سے اے شہ نامدار
طبیعت مري چاھتي ھے انار
علي نے کیا ھاتھ اپنا دراز
خدا سے دعا کي بعجز و نیاز
ستون تھا جو مسجد کا پیش نظر
نکل آئي شاخ اس سے مثل شجر
معطر تھے اس شاخ میں چار انار
بسان گہر دانے تھے آبدار
حسین و حسن سے کہا لو انار
کہ حصہ ھے دونوں کا دو دو انار
کیا شیر یزداں نے پھر یہ کلام
ملے تم کو رمان دارالسلام
یہ ابن ابو بکر نے عرض کي
کہ جنت پہ قادر ھو تم یا علي؟
کہا ھوں میں قسام نار و جناں
یہ ھوگا قیامت کے دن سب عیاں

۲۱ روایت از علي نهار حاکي

علي هے جو نهار حاکي هے وہ
به اسناد مرفوع راوي هے وہ
که کوفه کي مسجد میں تھے مرتضیٰ
یه کي عرض اک شخص نے بر ملا
فدا میرے ماں باپ هوں یا علي
رها کرتي هے مجھ کو حیرت یهي
بلا شبه تم هو ولي خدا
تمہارے لئے سب کو پیدا کیا
مگر کچھ میسر نہیں مال و زر
تهي دست کوئي نہیں اس قدر
لگا کہنے وہ ضیغم ذوالجلال
که اے شخص تجھ کو یهي هے خیال
علي کے هے دل میں تمنائے زر
یهي هے تردد که هاتھ آئے زر
مگر اس کو هوتا نہیں زر حصول
مقرر یه هے بے زري سے ملول
غلط تیري خاطر میں هے یه گماں
نہیں میں طلبگار مال جہاں
که دنیا کو دي میں نے بائن طلاق
رهاتا ابد مجھ میں اس میں فراق
کیا اختیارانه فقر اختیار
نہیں مجھ کو واللہ کچھ اضطرار
یه فرما چکا جب وہ معصوم پاک
اٹھائي زمیں سے پھر انگشت خاک

کیا دست اقدس کو فی‌الفور وا
ہوئی خاک مشت در بے بہا

کہا اس سے دیکھا مرا اختیار
بھلا اس قدر ہے کسے اقتدار

جو چاہوں گہر ہو ابھی ساری خاک
صدف سے ہے افزوں مرا دست پاک

مگر مجھ کو کچھ اس کی حاجت نہیں
کسی پر بجز فقر رغبت نہیں

غرض جھاڑا حیدر نے جب دست پاک
لآلی ہوے خاک میں مل کے خاک

۲۲ روایت از علی بن حمزہ

علی ابن حمزہ سے ہے یہ خبر
یہ کہتا ہے وہ مرد نیکو سیر

کہ یوں سیدالساجدین نے کہا
یہ کہتے تھے مجھ سے شہ کربلا

امیر عرب نے ندا عام کی
کہ مقروض ہے جس کسی کا نبی

ویا وعدہ انعام و اعطا کا ہو
مرے سامنے اس کو حاضر کرو

غرض جس کسی نے جو ظاہر کیا
مصلے سے حیدر نے حاضر کیا

مصلے نہ تھا ' گنج معبود تھا
جو درکار تھا اس میں موجود تھا

ولا ختم کر یہ حدیث اب یہیں
کہ سن کر کوئی تا نہ ہو خشمگیں

۲۳ روایت از عمار یاسرؓ

اصح ہے یہ اخبار اخیار سے
کہ وہ نقل کرتے ہیں عمار سے

امیر عرب شہر بابل میں تھے
بہ دل صرف اک امر مشکل میں تھے

مگر امر وہ امر دنیا نہ تھا
بجز امر حق امر بیجا نہ تھا

یہاں تک کہ غائب ہوا آفتاب
منور ہوا چہرۂ ماہتاب

جو فارغ ہوا وہ شہ سرفراز
یہ سمجھا قضا ہوگئی ہے نماز

مشوش ہوا دل میں وہ نیک مرد
کہ وارد ہوا سامنے ایک مرد

کہا اس نے ' فریاد ہے یا علی!
بہت مجھ پہ بیداد ہے یا علی!

بہت فقر سے تنگ ہے میرا حال
بہت دق ہے فاقوں سے اہل و عیال

خدا نے مجھے دی ہے تھوڑی زمیں
سوا اس کے کچھ ملک میرا نہیں

زراعت کیا کرتے تھے بذرگر
مجھے دیتے تھے عہد تھا جس قدر

بخوبی میں کرتا تھا اپنی معاش
نہ تھی رزق واسع کی مجھ کو تلاش

ہوئے یا امیر عرب! تین سال
کہ ہے بند میرا وہ رزق حلال

رہا ہے وہاں آکے اک شیر نر
نہیں ممکن اب آدمي کا گذر
بھلا بذرگر کیا زراعت کریں
مرے رزق کي کیا کفالت کریں
نہیں ہے کوئی میرا فریادرس
بجز شیر حق کون ہو داد رس
بہت بذرگر ہوگئے رزق شیر
گئے جو ادھر ہوگئے رزق شیر
خدا کا تو اے مرتضي شیر ہے
ترے آگے جو شیر ہے زیر ہے
ترے پاس آیا ہوں امید وار
کہ کر جائے اب شیر وہاں سے فرار
کہا شیر یزداں نے عمار سے
کہو جا کے اس شیر خونخوار سے
کہ خالي کرے جلد اس کي زمیں
اسے فقر و فاقہ کي طاقت نہیں
کرے اور صحرا میں وہ بود و باش
کرے عیش سے تا یہ اپنی معاش
دکھانا اسے میري انگشتري
یہ کہنا کہ ہے حکم خالق یہي
گئے جب کہ عمار یا سر وہاں
نظر آیا ان کو وہ شیر ژیاں
بڑھا خشمگیں ہو کے عمار پر
مہیا ہوا اپنے اطوار پر
کہا اس سے عمار نے دور ہو
نہ اپنے تہور پہ مغرور ہو

ذرا دیکھ حیدر کی انگشتری
یہ کہتا ہے تجھ سے وہ شیر جری
کہ جلد اس زمیں سے نکل جا کہیں
پڑے تا نہ قہر جہاں آفریں
تامل کرے گا تو ہوگا ہلاک
نکل جا کہیں جلد، ہو یا ہلاک
تن شیر تھا گاو سے بھی بزرگ
مگر سہم کر ہو گیا مثل گرگ
بدن کانپ اٹھا اشک ریزاں ہوا
وہیں اس زمیں سے گریزاں ہوا
چلا وہاں سے عمار پیش علی
کرے عرض تا ماجرا وہ ولی
نظر آیا خورشید تاباں اسے
مصلی ملے شاہ مرداں اسے
ادا کر چکا جب سلام صلوۃ
لگا کہنے عمار سب واردات

۲۴ روایت از جویرہ

روایت جویرہ کی ہے یہ صحیح
کہ کہتا تھا سب سے وہ مرد فصیح
چلا کوفہ سے لشکر مرتضی
بنصرت برائے جہاد غزا
امیر عرب صاحب ذوالفقار
رسول خدا کے شتر پر سوار
گلے میں تو پیراہن صوف تھا
ہوا سے سر پاک مالوف تھا

اُتارے ہوئے دوش سے طیلساں
بہ سرعت تھے راہ خدا میں رواں
چپ و راست تھے دونوں چشم رسول
حسین و حسنؑ قلب زوج بتول
محمد جو ان سے ہے چھوٹا پسر
رواں اسپ پہ تھا وہ پیش پدر
سواران لشکر شکن فوج فوج
تھے اُس دشت میں جیسے دریاے موج
چلی جاتی تھی فوج کچھ پیشتر
یکایک لگی ہونے وہ منتشر
سواروں کو گھوڑے گرانے لگے
سوار ان کو کوڑے لگانے لگے
امیر عرب نے جو دیکھا یہ حال
کسی سے یہ پوچھا، ہوا کیا یہ حال؟
یہ کہ عرض اُس نے کہ اک* شہر نر
بزرگی میں ہے صورت گور خر
ارادہ وہ کرتا ہے اُس فوج پر
تو ہوتی ہے یہ فوج زیر و زبر
بھڑ کتے ہیں گھوڑے دھل کر تمام
سوار ان کو کوڑوں سے کرتے ہیں رام
یہ سن کر بڑھے آگے شیر خدا
نمایاں جو وہ شیر صحرا ہوا
کہا اس کو ہو میرے آگے سے دور
سمجھ بوجھ کر کیوں ہوا بے شعور

---

*اے خط

نہ ہو موتي لشکر کردگار
نہیں کیا تجھے خوف پرور دگار
علي ہے مرا نام واقف ہے تو
غزا ہے میرا کام واقف ہے تو
چلا ہوں مع فوج بہر غزا
کہ جو ہیں منافق وہ پائیں سزا
ہوا شیر ناطق بہ حکم خدا
لگا کہنے تم ہو امام ہدا
بلا شک ہو تم شیر پرور دگار
منافق پہ شمشیر پرور دگار
وصي پیمبر بلا فصل ہو
فروعات عالم ہے' تم اصل ہو
مطاع جہاں ہو خدا کے مطیع
شہ زیب اورنگ عرش رفیع
نبي اور تم دونوں صدیق ہو
پئے قتل کفار و زندیق ہو
ظفر پاؤ تم جا کے اشرار پر
نہ پہونچے کوئي صدمہ ابرار پر
میں کیوں کر ہوں اس فوج کا سد راہ
مرے دل میں ہے خوف قہر الہ
ابوالوحش ہوں اے شہ بحر و بر
کہ آدم صفي جیسے ہیں بوالبشر
خدا نے کہا مجھ سے روز الست
یہ تو عہد کر مجھ سے اے شیر مست
نہ حیدر کے اصحاب کو کھائیو
نہ حیدر نے احباب کو کھائیو

نظر آئے سید جو ادنیٰ تجھے
تو واجب ھے اعزاز اس کا تجھے
کیا عہد میں نے خدا سے درست
نہ اس عہد سے ھوں الٰہي میں سست
مگر آپ کا میں طلب گار تھا
نہایت مجھے شوق دیدار تھا
سني آج صحرا میں میں نے خبر
ادھر آتے ھیں شاہ جن و بشر
ھوا بس میں افتان و خیزاں رواں
ملے بارے شکر خدائے جہاں
زمانے میں گو میں بڑا شیر ھوں
مگر زندگاني سے اب سیر ھوں
بہت کوہ و صحرا کي کي میں نے سیر
بہت مجھ سے نالاں رھے وحش و طیر
بہت کیں زمانے میں خوں ریزیاں
بہت ناخنوں کي رھیں تیزیاں
ھزاروں برس کیں دل آزاریاں
ھزاروں برس کیں ستم گاریاں
یہي آرزو اب ھے یا مرتضيٰ
کرو تم مري مغفرت کي دعا
بدن سے نکل جائے دم بعد ازیں
نہ تا کھائے لغزش قدم بعد ازیں
غضنفر نے مقبول کي عرض شیر
دعا کو ھوئي تھي ابھي کچھ نہ دیر
کہ اس شیر نے ایک نعرہ کیا
سوئے قبلہ منہ جلد اپنا کیا

ہوا شہر شہر قضا کا شکار
ہوئي قدرت اللہ کي آشکار

۲۵ روایت از واقدي در قصہ خارجي

یہ لکھتا ہے تاریخ میں واقدي
کہ تھا عہد مامون میں اک خارجي
خوارج میں وہ خارجي تھا شدید
عدوئے جناب علي تھا شدید
ہمیشہ وہ کرتا تھا سبّ علي
نہ تھا اس کو کچھ خوف رب علي
جو سنتا تھا کرار کا نام وہ
تو دیتا تھا بے خوف دشنام وہ
ہوا پیش مامون یہ ذکر ایک روز
وہ بولا خوارج ہیں باقي ہنوز!
اسے جلد لاؤ مرے روبرو
کروں اس ستمگار سے گفتگو
غرض وہ جفا کار حاضر ہوا
خروج اس کا مامون پہ ظاہر ہوا
کہا اس سے مامون نے، تائب ہو تو
صلہ میں ہمارا مصاحب ہو تو
وہ بولا کہ میرا عدو ہے علي
نہ چھوڑوں گا اس کي عداوت کبھي
وہ میرے بزرگوں کا قاتل ہوا
اسي غم سے ٹکڑے مرا دل ہوا
بنا آپ سارے جہاں کا امام
رکھا خارجي سب بزرگوں کا نام

کیا قتل ان کو جو تھے اهل دین
جو اِس سے ملے وہ بنے اهل دین
یہاں سب پہ ہے قصہ نہروان
کہ کیسے کئے ظلم اِس نے وهان
کروں میں علي پر اگر ترک لعن
کریگي مري قوم مجھ پہ طعن
کہیں گے شقي زر کا طامع هوا
جو مامون کا اب جا کے تابع هوا
کیا پھر ناں ترک دین رسول
علي کا محب هو گیا بوالفضول
کہا اِس سے مامون نے اے بے حیا
علي هے وصي رسول خدا
محب علي هے محب نبي
عدوئے علي هے عدوئے نبي
نبي کا جو دشمن هے بے دین هے وہ
سزا وار توبیخ و نفرین هے وہ
جدائي نبي و علي میں نہیں
برائي نبي و علي میں نہیں
وہ دونوں هیں ایک اور دونوں هیں نیک
تجھے خبط کچھ هوگیا هے ولیک
علي کي عداوت کو سمجھا هے دین
شقي کوئي تجھ سے برابر نہیں
علي کي محبت تو ایمان هے
جو مومن هے سَوجي سے قربان هے
غرض پند مامون نے هر چند کي
هوئي پر نہ تاثیر کچھ پند کي

جو دیکھا نصیحت نہیں سود مند
کیا اس ستم گر کو زندان میں بند
غرض دل میں ماموں بہت کھاکے طیش
محل میں ہوا مائل خواب عیش
گئی خواب راحت میں جب نصف شب
تو ماموں نے اک خواب دیکھا عجب
جناب رسول اور جناب علی
حسین و حسن اور اصحاب بھی
ہوئے گھر میں ماموں کے رونق فزا
وہ گھر نور حق سے منور ہوا
یہ ماموں سے خیرالبشر نے کہا
مرے آگے اس خارجی کو بلا
ستم گر کو ماموں نے حاضر کیا
جو حق تھا پیمبر نے ظاہر کیا
نہ مانا پیمبر کا فرمان بھی
گئی جان بھی اور ایمان بھی
نبی نے کہا قہر سے دور سگ
ہوا سگ وہیں ہو کے ملعون الگ
عدوئے علی مسخ جب ہو گیا
جو حق تھا عیاں اس پہ سب ہوگیا
بہت سا وہ دم ہلایا کیا
جو نہ کچھ کہہ سکا بڑ بڑایا کیا
پیمبر نے ماموں کو فرماں کیا
پھر اس سگ کو محبوس زنداں کیا
گری چرخ سے برق قہر خدا
ہوا خاک جل کر سگ بے حیا

کھلی آنکھ مامون کی جب خواب سے
کہا سب بیاں اس نے احباب سے
کہ اتنے میں وہ خواب ظاہر ہوا
نگہبان زنداں کا حاضر ہوا
کہا اس نے جس دم گئی نصف شب
گری آج زنداں پہ برق غضب
جو قیدی تھے وہ سب سلامت رہے
نہ چونکے ہم آغوش غفلت رہے
پڑا ہے مگر اک سگ سوختہ
سو آیا ہوں میں حیرت اندوختہ
کہ جو خارجی ذل ہوا تھا اسیر
نہیں آج اس کا نشاں اے امیر
نہ جانے وہ کس طرح باہر گیا
سگ اس کی جگہ کیوں کر اندر گیا
رہا رات بھر در پہ ہشیار میں
ہوا مفت تیرا گنہگار میں
کہا اس سے مامون نے ڈرتا ہے کیوں
تو ہے بے گنہ عذر کرتا ہے کیوں
اٹھالا سگ سوختہ کو یہاں
کہ ہو سرّ پوشیدہ سب پر عیاں
غرض اُس نے اس سگ کو حاضر کیا
یہ سر سب پہ مامون نے ظاہر کیا

٢٦ در فضائل علی ابن ابی طالب علیہ السلام

اصح ہے حدیث رسول خدا
فضائل علی کے ہیں حد سے سوا

اگر کوئي احصا کرے ہے محال * بس آگاہ ہے خالق ذوالجلال
فضیلت علي کي کرے جو بیاں * گناہ اُس کے معفو ہوں سب بے گماں
خطا یا ی جلي یا خفي اگر * کرے گا تو ہوگا نہ کچھ بھي ضرر
فضیلت علي کو لکھے گر کوئي * بلا شبہ آمرزش اس کي ہوئي
نشاں اُس نوشتہ کا ہے جب تلک * دعا مغفرت کي کریں گے ملک
علي کے فضائل کو کوئي بشر * کرے گوش دل سے سماعت اگر
سب اس کے ہیں معفو گناہان گوش * کریں گوش ہوش اپنے وا اہل ہوش
فضائل جو دیکھے کوئي آنکھ سے * ہوئي عفو جو کي بدي آنکھ سے
جو دیکھے محبت سے روئے علي * رکھے یا کوئي دھیان سوئے علي
ویا ذکر حیدر سے مالوف ہو * عبادت میں گویا وہ مصروف ہو
جسے مرتضی سے محبت نہیں * اور اس کے عدو سے عداوت نہیں
نہ ہوگا کبھي اس کا ایماں قبول * جہنم میں جائے گا وہ بوالفضول

۲۷ روایت از حضرت عایشہ

یہ ہے حضرت عائشہ سے خبر * کہ فرماتے تھے شاہ جن و بشر
سب اپني مجالس کي زینت کریں * کہ ذکر جناب ولایت کریں

۲۸ ترجمہ خلاصہ حدیث دیگر

اگر شاخیں اشجار کي ہوں قلم * مداد اس کي خاطر ہوں عالم کے یم
معین ہوں سب جن برائے حساب * مقرر ہوں انسان بہر کتاب
فضائل علي کے یہ ہیں بے شمار * کہ ہو تا قیامت نہ ان سے شمار

۲۰ روایت از ام سلمہؓ

یہ ہے ام سلمہ سے قول نبی
جہاں کوئی کرتا ہے ذکر علی
ملک کرتے ہیں آسماں سے نزول
سماعت کی کرتے ہیں دولت حصول
جو کر چکتے ہیں ذکر شاہ نجف
ملک جاتے ہیں آسماں کی طرف
جو ملتے ہیں ان سے ملایک تمام
توخوشبو سے بھرتے ہیں ان کے مشام
وہ کرتے ہیں حیران ہوکر سوال
کہ کیوں آج خوشبو ہے تم میں کمال
کسی عطر میں ایسی خوشبو نہیں
کسی حور کے ایسے گیسو نہیں
ملک ان کو دیتے ہیں ہنس کر جواب
مقابل ہے کیا اس کے عطر گلاب
گئے تھے بروئے زمین آج ہم
نظر آئے کچھ مرد مومن بہم
وہ کرتے تھے ذکر امیر نجف
وہاں بیٹھے تھے باندھ کر ہم بھی صف
وہ جب تک یہ مذکور کرتے رہے
بہت ہم کو مسرور کرتے رہے
اسی ذکر کا ہے عیاں یہ اثر
کہ آتی ہے خوشبو تمہیں اس قدر
یہ سنتے ہیں جس دم ملائک تمام
تو کہتے ہیں وہ کون سا ہے مقام

تمہیں بھی وہاں لے چلو اپنے ساتھ
کہ آئے یہ نعمت ہمارے بھی ہاتھ
وہ کہتے ہیں ذکر علی تھا جہاں
نہیں ہے کوئی آدمی اب وہاں
ہوئے اپنے کاموں میں مشغول سب
ہوئے اپنے خالق کے مقبول سب

۳۰ ترجمہ حدیث دیگر

زہے قدر داماد خیرالبشر * یہ تھا اکثر ارشاد خیرالبشر
نہیں ہے کوئی عارف اللہ کا * مگر میں ہوں یا تو ہے اے مرتضیٰ
مجھے بھی نہیں جانتا ہے کوئی * ولیکن خدا اور تو یا علی
خدا اور میں جانتا ہوں تجھے * نہیں تیسرا واقف اس راز سے

۳۰ (الف) ترجمہ حدیث دیگر*

سنو اے محبو حدیث صحیح * کہ بیٹھے تھے اک دن رسول فصیح
کسی نے کہا کیا ہیں؟ کہیے بیاں * یہ شمس و قمر زہرہ و فرقدان
نبی نے کہا شمس بے شک ہیں ہم * قمر ہے علی امام امم
مری فاطمہ زہرہ ہے بے گماں * حسین و حسن دونوں ہیں فرقدان
کہا چاروں کے ساتھ قرآن کا * نہ قرآن سے ہونگے چاروں جدا
رہینگے یونہی متفق یکدگر * یہانتک کہ پہونچیں گے یہ حوض پر
نظر سے جو پوشیدہ ہو آفتاب * تو عالم ہو مستفید ماہتاب
نظر سے جو مہتاب بھی ہو نہاں * زمانہ ہو مستفیض فرقدان

---

*مخطوطہ میں یہ عنوان نہیں ہے ۔

٣١ اخبار از ائمه اطهار علیهم السلام

پیمبر هے میزان علم خدا * امیر عرب کفه میزان کا
خیوط ترازو حسین و حسن * علاقه هے بنت رسول زمن
که اعمال احباب و اعدا تمام * تلا کرتے هیں اس میں هر صبح و شام

٣٢ در فضائل علی مرتضی علیه السلام

خدا کا هے حاضر کلام مبین * که هے اس میں کونوا مع الصادقین
ائمه سے وارد هوا یه کلام * که هیں صادقین آل خیر الانام
علی ولی ان کا سردار هے * علوم خدا سے خبردار هے
بیان الذی جاء بالصدق کا * مفسر رقم کرتے هیں جا بجا
درج جو سیوطی کی تفسیر هے * یه مضمون صاف اس میں تحریر هے
که مقصود اس سے هے شیر خدا * وهی هے بڑا صاحب اتقا
بروے کلام جهان آفرین * هوا مرتضی صالح المومنین
منجمله سنو اور هو دل میں شاد * که هوتا هے اس آیه سے مستفاد
فقط هیں مددگار و یار نبی * خدا اور روح الامین اور علی
کهے جبکه خیر البشر یه خدا * که دین سب سے بهتر هو پهر مرتضی

٣٣ روایت از حضرت عائشه صدیقه

یه هے حضرت عائشه سے کلام * که فرماتے تهے مجه سے خیر الانام
مرے بعد هونگے خوارج شقی * سمجهینگے بهت آپ کو متقی
رهینگے بهت صرف صوم و صلات * بظاهر وه هونگے حمیده صفات
مگر کافروں سے هیں باطن میں بد * نهیں ان کے کفر و شقاوت کی حد

کریگا انہیں قتل دیندار ایک * وہ ہوگا سری ساری امت سے نیک
کہا میں نے وہ کون ہے یا نبی * نبی نے کہا ہے وہ میرا ولی
خدا نے کہا ہے پئے بو تراب * ومن عندہ قبل ام الکتاب

۳۴ روایت از صحیح ترمذی

عزیزو جو ہے ترمذی کی صحیح * یہ وارد ہے اس میں صریح
کہ تھا مرغ بریاں حضور نبی * پکا تھا نہایت لذیذ وطری
مگر اس کو کرتے نہ تھے نوش جان * یہ فرماتے تھے اے خدائے جہان
خلایق میں جو ہے ترا دوست تر * مرے پاس جلد ہو اس کا گذر
کہ کھائے مرے ساتھ اس مرغ کو * لگائے وہ ہاتھ اس مرغ کو
کہ وارد ہوئے مرتضی ناگہان * کیا دونوں نے مرغ کو نوش جان

۳۵ روایت از جابر

روایت ہے جابر سے اے مومنو * فرحناک ہو گوش دل سے سنو
علی نے اکھاڑا جو خیبر کا در * نہایت ہوئے شاہ خیر البشر
لگے کہنے سردار پیغمبران * میں کرتا مراتب ترے کچھ بیان
ولے خوف مجھ کو یہ ہے یا علی * کہ سن کر نہ ہو جائے کافر کوئی
نصاری کو عیسی پہ ہے جو گمان * نہ تجھ پر بھی ہو وہ کسی کو گمان
سزاوار ہے اے امیر امم * کہ لے ہر کوئی تیری خاک قدم
طلب اس سے مرضی کریں سب شفا * یقین ہے کہ ہر درد کی ہو دوا
تو مجھ سے میں تجھ سے ہوں یا مرتضی * تو وارث مرا میں ہوں وارث ترا
میں موسی ہوں ہاروں ہے تو بالیقین * نبوت مگر بعد میرے نہیں

کسي کونهين تجهپه سبقت کبهي * عيان هوچکي تيري عزت ابهي
ترا هوگا کوثر په اول گذر * ترے بعد پهونچينگے سارے بشر
ترا خلد مين هوچکے گا نزول * توبعد اوروں کو اذن هوگا حصول
احبا ترے ملبر نور پر * برنگ قمر آئينگے سب نظر
يهان ياعلي جسکو تجهسے هے جنگ * قيامت تلک اسکو مجهسے هے جنگ
بهٔ دل ياعلي جسنے کي تجهسے صلح * قيامت تلک اسکو هے مجهسے صلح
ترا راز جو هے مرا راز هے * مرا توهي يار اور دمساز هے
پسر هين جوتيرے وهين ميرے پسر * تو هے ميري تيغ اور ميري سپر
ترے ساتهه حق، حق کے توساتهه هے * شفاعت امم کي ترے هاتهه هے
مرے وعدون کو تو کريگا وفا * سهے گا بهت دشمنون کي جفا
ترے چشم وقلب وزبان پر هے حق * نهين اس مين شک توسراسر هے حق
هے ايمان ترے گوشت مين مثل خون * کمالات تيرے هين حد سے فزون
بهت سن کے شادان هوئے مرتضي * کيا سجدهٔ شکر خالق ادا
لگے کهنے، شکر اے خدائے جهان! * کيا هے مجهے داخل مومنان
مجهے تو نے ايمان کامل ديا * مجهے راست بون ديدهٔ دل ديا
مجهے تونے تعليم قرآن کيا * مجهے صاحب سيف و برهان کيا
ترا هے جو محبوب ختم رسل * شفيع امم حاکم جزو و کل
نهايت هي وه مجهه سے مالوف هے * مري تربيت مين وه مصروف هے

۳۹ در بيان مواخات

سنو اے مطيعان خيرالورا * مواخات کا اب کهون ماجرا
نبي نے نه چاها که اصحاب مين * مواخات بهر محبت کرين
برادر کيا ايک کو ايک کا * مگر ره گئے ايک شهر خدا

علي ولي پیھن خیرالبشر * کئے سن کے یہ ماجرا چشم تر
یہ کی عرض یا اشرف انبیا * کسي کا برادر کسي کو کہا
مگرمیں ھي اخوت کے لایق نہ تھا * کسي کي محبت کے لایق نہ تھا
کہا مصطفي نے کہ یا مرتضي * ترا بھائي میں تو ھے بھائي مرا
کوئي ان میں تیري برابر نہیں * سوا میرے تیرا برادر نہیں
تو مجھسے میں تجھسے ھوں یا علي * اخوت میں کس سے کروں یا علي
عدو تیرا قارون ھے یا علي * میں موسي تو ھارون ھے یاعلي
ازل سے برادر ھیں ھم اور تم * خدائي کے مظہر ھیں ھم اور تم
تو ھے یا علي میرا اسرار داں * عیاں جو ھے مجھپر ھے تجھپر عیاں
خدا کا ھے تو رازداں یا علي * زمانہ میں تجھ سا کہاں یاعلي
تو میرا حبیب اور میں تیرا حبیب * بھلا کس کو دولت ہوئي یہ نصیب

۳۷ ایضاً در فضائل امیرالمومنین

روایت ھے تھے نزع میں جب علي * تو لپٹے ھوئے تھے علي ولي
علي سے نبي کہتے تھے اپنے راز * ھر اک علم سے کرتے تھے سرفراز
یہاں تک کہ جنت کے عازم ھوئے * علي علم عالم کے عالم ھوئے
نہ جب تک کیا عزم فردوس کا * تھے اک جامہ میں احمد و مرتضي

۳۸ ایضاً در فضائل

جو مسجد میں تھا بند وہ در ھوا * نہ مسدود اک باب حیدر ھو
صحابہ کو جب یہ ھوا ناگوار * مکدر ھوا نایب کردگا
کہا جاکے منبر پہ خطبہ شروع * کہا اھل مسجد کي جانب رجوع

کہا بعد حمد و ثنائے خدا * سنو دل سے اے بندهائے خدا
خدا نے کہا کہ ہر اک در کو بند * ولیکن نہ کر باب حیدر کو بند
یہ تھا حکم خالق سے حکم نبی * نہ مسجد میں آئے جنب جز علی
غضبناک ہوتے تھے جس دم نبی * کوئی بات کرتا نہ تھا جز علی

۳۹ ترجمہ حدیث دیگر

ہوا جب پیمبر کو حکم خدا * کہ ہو عقد کرار و خیر النسا
ہوے سن کے شادان و فرحان رسول * دئیے کہنے زہرا سے سن اے بتول
خدا نے ترا عقد اس سے کیا * جو عالم میں ہے سید اوصیا
کوئی آج اس کی برابر نہیں * کوئی اس قدر میرا یاور نہیں
ہر اک علم کا آج عالم ہے وہ * نیستان خالق کا ضیغم ہے وہ
تجھے سب میں رکھتا ہوں جیسا عزیز * وہ ضیغم بھی مجھ کو ہے ویسا عزیز

میری جان اور جان اس کی ہے ایک
وہ ہے نیک اور والدین اس کے نیک

۴۰ ترجمہ حدیث دیگر

زمان وفات آگیا جب قریب * یہ کہتا تھا سب سے خدا کا حبیب
پر آشوب ہوگا جہان میرے بعد * بہت ہونگے فتنے عیاں میرے بعد
نہ ایمان باقی رہیگا نہ دین * کریگا ہر اک ترک حبل المتین
جو چاہے کہ ایمان قایم رہے * وہ شیر خدا کا ملازم رہے

(کہ ساتھ اس کے حق ہے یہ ہے حق کے ساتھ
ہدایت زمانہ کی ہے اس کے ہاتھ)*

---

*یہ شعر صرف مخطوطہ میں ہے

۴۱ روایت از عمار یاسر

روایت یہ ہے جمع اخبار سے * پیمبر یہ کہتے تھے عمار سے
اسی راہ چلیو تو اے باوفا * اکیلا چلے جس طرف مرتضی
مخالف علی کے جو آئیں نظر * نہ چلیو کبھی ان کی تو راہ پر
چلیں گے وہ یعنی ضلالت کی راہ * کریں ساتھ اپنے نہ تجھ کو تباہ
علی ہے بحق اور حق باعلی * جدائی نہیں تاقیامت کبھی
علی اور قرآں ہیں ادونوں بہم * نہ ہوں گے جدا حشر تک ایکدم
پھرے جس طرف حیدر مرتضی * اسی سمت حق بھی پھرے یا خدا

۴۲ ترجمہ حدیث دیگر

یہ کہتے تھے اکثر رسول خدا * مشابہ مسیحا سے ہے مرتضی
یہودی مسیحا کے جو تھے عدو * تو کرتے تھے بہتان کی گفتگو
وفور محبت نصاری کو تھا * کہا کرتے تھے اس کو ابن خدا
وہ دونو سبہ کار کافر ہوئے * سزاوار تعذیب قاہر ہوئے
جو مفرط علی کی محبت میں ہیں * بلاشبہ راہ شقاوت میں ہیں
علی ولی سے جو بدظن ہوئے * رسول خدا کے وہ دشمن ہوئے
کسی نے جو حیدر کو دشنام دی * تو گویا پیمبر کو دشنام دی

۴۳ ایضاً در فضائل

بیاں کرتے تھے سید انبیا * صحابہ سے ذکر حال معراج کا
یہ کہتے تھے تھا بس کہ مشتاق عرش * نظر میری کی جانب ساق عرش
یہ لکھا تھا اس پر رسول خدا * مؤید ہے منصور باحیدر تضی

۴۴ روایت از نہج البلاغۃ

یہ نہج البلاغۃ میں مرقوم ہے * جو تھی علم میں ان کو معلوم ہے
فصیح وبلیغ ایسے تھے مرتضیٰ * کہ کوئی نہ تھا اور جز مصطفیٰ
جو کرتا وہ اپنے فضائل بیان * تو حیران رہ جاتے اہل جہاں
جو سنتے تھے اس کا بیان فصیح * خجل ہوتے تھے شاعران فصیح
عرب کے فصیحوں کی کیا تھی مجال * کہ کرسکتے پیش علی قول وقال
علی کو محبت مساکیں سے تھی * بہت نفرت ارباب تزئیں سے تھی
غریبوں کی خدمت کیا کرتے تھے * نہایت محبت کیا کرتے تھے
کسی دم عبادت سے فرصت نہ تھی * کسی دم ریاضت سے فرصت نہ تھی
نہایت موقر تھے مرتاض تھے * جو تھے تن پرست ان سے ناراض تھے
جہاں میں تھے مشہور شہر خدا * کثیر العبادت قلیل الغذا
بہت رہتے تھے مرتضیٰ روزہ دار * نہایت بدن ہوگیا تھا نزار
نمازیں کیا کرتے تھے رات بھر * کسی کو نہ ہوتی تھی لیکن خبر
بہت دل میں تھا خوف پروردگار * نمازوں میں رویا کئے زارزار
نہ پہنا کسی روز عمدہ لباس * نہ رکھا کبھی مال و زر اپنے پاس
تھے ہر چند دونوجہاں کے امیر * بسر کی پراوقات مثل فقیر
بہت ان کو محبوب تھی نان جو * کرم کرتے تھے رکھ کے کپڑے گرو
امیر عرب گرچہ معصوم تھا * ولیکن گناہوں سے مغموم تھا
کہا کرتے تھے آپ کوزشت کار * قیامت کا تھا خوف لیل و نہار
خدائے احد کا بڑا خوف تھا * فشار لحد کا بڑا خوف تھا
عذاب خدا سے لرزتے تھے وہ * حساب خدا سے لرزتے تھے وہ
نہ تھے اپنے اعمال سے مطمئن * طلب کرتے تھے مغفرت رات دن

ڈرا کرتے تھے موت کے روز سے * ڈرا کرتے تھے نار کے سوز سے
علی کو نہ تھا کچھ بھی دنیا سے کام * فقط اُن کو تھا کار عقبیٰ سے کام
رہے یوں جہاں میں جناب علی * سفر پر ہو آمادہ جیسے کوئی
کیا مرتضیٰ نے جو تعمیر گھر * رہے منتظر مرگ کے عمر بھر
ذرا دیکھنا زہد سردار قوم * کف دست جو بھر افطار صوم
یہ تھا حکم جو کو نہ تدھیں کریں * نہ خرما سے زنہار شیریں کریں
بہت ذوق تھا ترک لذات کا * بہت شوق تھا نفی و اثبات کا
رہا کرتے تھے دوست دشمن سے صاف * گنہ کرتے تھے ہر کسی کے معاف
ولیکن تھے جاری حدود خدا * کہ اس امر سے امر حق ہے جدا
علی تھے نہایت ہی عالم نواز * اٹھاتے تھے ہر دوست دشمن کے ناز
سمجھتے تھے ہر اک سے کم آپ کو * فزوں عجز تھا دم بدم آپ کو
ہوے خاکسار اس قدر وہ جناب * کہ آخر لقب ہوگیا بوتراب
فقط خاک پر کیوں نہ سوتا علی * نہ تھا شیر قالیں وہ شیر جری

علیک السلام اے علی ولی
علیک السلام اے وصی نبی

۱۳۸۸۴

شرح مغلقات

آدینہ - جمعہ

ابوالوحش - جنس جانور کا باپ

احصا - حصر کرنا -

اسناد مرفوع - روایت حدیث کی سند کا اعلیٰ طریقہ

اصح - بہت زیادہ صحیح -

اصل - جڑ

اصنام - جمع صنم بمعنی بت

اضطراراً نہ تھا کچھ ضرر - مجبوری کے باعث مضائقہ نہ تھا -

انی سقیم - اشارہ بآیہ کریمہ (۳۷ ، ۸۷ - صافات ع ۳) یعنی ابراہیم خلیل اللہ نے بت خانہ جانے سے یہ کہہ کر انکار کیا تھا کہ میں بیمار ہوں -

باین طلاق - وہ طلاق جس میں بغیر نکاح کے زوجہ کو رجوع نہیں کر سکتا -

بدیع السموات والارض - آسمانوں اور زمین کا ایجاد کرنے والا -

برزگر - کاشتکار - کسان

بسیط وہ اشیا جو ناقابل تجزی ہوں

بوقبیس - مکہ کا ایک پہاڑ

تدھین - روغنی کرنا

تہامہ - مکہ

جنگ جناں - اشارہ بہ جنگ بیرالالم

چپ... بتول، داہنی اور بائیں طرف حسین و حسن تھے جو نور عین رسول تھے اور بیچ میں حضرت فاطمہ کے شوہر تھے -

حدوث - کسی چیز کا عدم سے وجود میں آنا

خیرالنسا - لقب حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا -

خیوط - جمع خیط ڈورا

دال - دلالت کرنے والا

درر - سیوطی کی تفسیر در منثور کا غلط نام -

دریائے موج بمعنی دریائے مواج لہریں لینے والا دریا -

دعائے درنگ غلط ، صحیح دعا بے درنگ

ذکر محو عبادات - غالباً صحیح یوں ہے (محو ذکر و عبادات) -

رمان - انار

زیادہ رگ جاں سے نزدیک ہے - اشارہ بآیہ کریمہ نحن اقرب الیہ من حبل الورید (۵۰ - ۱۵ ق ع ۲) ھم

انسان کی شہ رگ سے زیادہ
قریب ہیں -
سب - دشنام دہي - گالي دینا
شحم - چربي
صحف جمع صحیفہ بمعني
کتاب ہے اصطلاح میں
ان کتابوں کو کہتے ہیں
جو بعض انبیا پر نازل ہوئیں
صفا - نام ایک پہاڑ کا جو
مکہ سے تین میل کے
فاصلہ پر ہے -
طیلسان - ایک قسم کي چادر
جس کو خطیب و قاضي
کاندھوں پر ڈالتے ہیں
علاقہ - ترازو کي ڈنڈي
علي - بلند - نام حضرت علي
مرتضي کرم اللہ وجہہ - نام
باري تعالي عزاسمہ
علي کل شي محیط - اشارہ بایہ
کریمہ (۱۲ - ۳۰ حم السجدہ
ع ۶) صحیح لفظ بکل شي
محیط ہے - (اللہ) ہر چیز
کو گھیرے ہوئے ہے -
فرع - شاخ
فرقدان - قطب کے پاس کے دو ستارے
فطوبي لہ - پس خوش خبري
ہے اس کو -
قد افلح المومنون ... خاشعون -
اشارہ بہ سورہ ۲۳ یعني
مومنین فلاح پا گئے -
قدم - وہ زمانہ لامتناہي
جس کي ابتدا نہ ہو -
قرن - مدت تیس سال
کالانبیا - اشارہ بہ حدیث علماء
امتي کانبیاء بني اسرائیل
یعني میري امت کے علماء
بني اسرائیل کے نبیوں کي
مانند ہیں -
کفہ - پلڑا - ترازو کا پلہ
کونوا مع الصادقین - (توبہ - ۱۵ / ۱۲۰ - ۹)
رہو سچوں کے ساتھ -
لآلي - جمع لولو بمعني موتي -
لافتی - اشارہ بہ مصرع مشہور
لافتی الا علي لا سیف
الا ذوالفقار یعني کوئي جوان
(بہادر) نہیں بجز علي کے
اور نہ تلوار بجز ذوالفقار کے
(نام تیغ امیر)
لحم - گوشت
لو کشف - اشارہ بقول حضرت
امیر - جس کے معني یہ ہیں
کہ اگر پردہ بھي اٹھ جائے
تو میرا یقین زیادہ نہ ہو -
کیونکہ اس سے ماورا یقین
کا درجہ ہي نہیں -
ما في الصدور - جو کچھ سینوں
میں ہے یعني دلوں کے حال -

محمد سے لے تا محمد، اول
نام پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
و سلم و ثانی نام مہدی
علیہ السلام
مفتن - فتنہ کرنے والا
مداد - روشنائی
مرضی جمع مریض یعنی بیمار
مرکب وہ اشیا جو چند چیزوں
سے مل کر بنیں
مسترشد - ہدایت حاصل
کرنے والا
مغفور - بخشا ہوا
مفرط - زیادتی کرنے والے -
حد سے بڑھنے والے -
ممکنات - جمع ممکن، وہ
ذات جس کا عدم وجود
ضروری نہو
منقادہ - اطاعت گزار
مواخات - بھائی چارہ کرنا -
ہجرت کے بعد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ و سلم نے
افراد مہاجرین کا افراد انصار
سے بھائی چارہ کرا دیا تھا
موید ہے منصور بالمرتضی -
تائید اور نصرت علی کرم اللہ
وجہہ سے ہوگی -
میزان - ترازو
نعمائے - جمع نعمت
نفی و اثبات - کلمہ لا الہ
الا اللہ کا ورد چونکہ اس کا
پہلا جزو نفی ہے اور
دوسرا اثبات - صوفیہ اس کی
ضرب لگاتے ہیں -
نہروان - نام مقام جہاں پر
حضرت علی مرتضی نے
لشکر خوارج کو شکست دی،
واجب وہ ذات جس کا وجود
ہمیشہ لازم ہو -
و املی لہم ان کیدی متین -
(۷ - ۱۸۲ اعراف ع ۲۳ و
۶۸ - ۴۵ قلم ۲) اور
ڈھیل دونگا میں ان کو
بیشک میری تدبیر مضبوط
ہے -
ولم یولد اور لم یلد - نہ وہ
جنا گیا نہ اس نے کسی کو جنا
ہر اک بت لگا ٹوٹنے مثل
مست - یعنی نشہ کی اتار
حالت میں شراب
خوار کا بدن ٹوٹتا ہے اسی
طرح بت ٹوٹنے لگے
ہزبر - شیر، ہزبر خدا - شیر
خدا لقب حضرت علی مرتضی
کرم اللہ وجہہ
ہل اتی - سورۃ نمبر ۷۶
ہیجا - لڑائی -
یداللہ - لقب علی مرتضی
کرم اللہ وجہہ

سلسلہ مصنفین اردو

(س م ا)

جس طرح یوروپ والوں نے اپنے مصنفین کے نام کو باقی رکھا ہے وہ قابل رشک ہے، وہاں کے ایک ایک مصنف کی متعدد سوانح عمریاں مل سکتی ہیں، مگر اردو بیچاری اس شرف سے محروم ہے اس وجہ سے میرا ارادہ یہ ہے کہ مصنفین اردو کی علیحدہ علیحدہ سوانح عمریاں تیار کی جائیں اور اس سلسلہ کی کتابوں کو سلسلہ مصنفین اردو (س م ا) سے نامزد کیا جائے اس سلسلہ میں شیخ ناسخ کی سوانح عمری تیار ہے اور عنقریب شایع ہو کر دیدہ زیب ناظرین ہو گی

اس کے بعد سودا، میر، غالب - مصحفی امیر - محسن - میر امن - شبلی - حالی آزاد وغیرہ کی سوانح عمریاں شائع کی جائیں گی اور یہ کل کتابیں کتابستان الہ آباد سے ملینگی -

حبیب اللہ خاں غضنفر

کتابستان

کی

زیر طبع کتابیں

۱ - ارجوزۂ فیروز آبادی (صاحب قاموس) مسٹر غضنفر ایم اے -
۲ - دفتر شعر یا دیوان ناسخ سوم، مسٹر غضنفر ایم اے -
۳ - مثنوی قران السعدین (امیر خسرو رح) - ڈاکٹر محمد بذل الرحمن ایم - اے - پی - ایچ - ڈی -
۴ - مثنویات ناصر علی سرهندی - پروفیسر محمد نعیم الرحمن، ایم - اے -
۵ - قرآن مجید - (ترجمہ اُردو) مرزا ابوالفضل -
۶ - قرآن مجید - (ترجمہ هندی) - مرزا ابوالفضل -
۷ - سوانح عذرا یا بنت الحکمت - مولوی محمد خلیل الرحمن -
۸ - تحفة المجاهدین (پرتگیزون کے هندوستان میں آنے کی تاریخ) مولوی محمد خلیل الرحمن -
۹ - بچوں کے کھیل - مولوی محمد خلیل الرحمن -
۱۰ - اساس عربی (قواعد عربی) — مولوی محمد خلیل الرحمن -
۱۱ - نفسیات خواب - پروفیسر محمد ولی الرحمن، ایم - اے
۱۲ - کانٹ - پروفیسر محمد ولی الرحمن ایم - اے -

Printed by H. U. Ahmad at the Royal Press Allahabad.